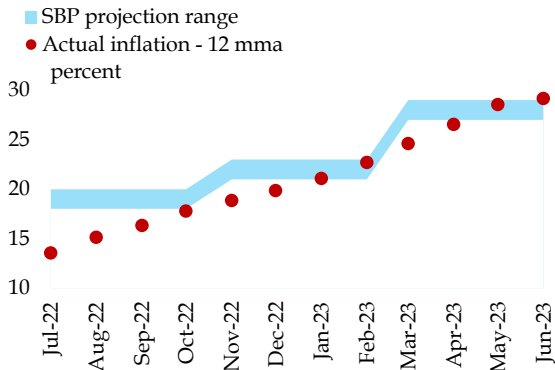


3 زری پالیسی اور مہنگائی

3.1 پالیسی جائزہ

پیدا ہونے والی رکاوٹیں؛ فنانس (ضمنی) ایکٹ 2023ء میں متعارف کردہ ٹیکسوں اور دیگر لیویز میں اضافہ، غیر منضبط مالیاتی کجگئی، اور بالخصوص بڑھتی ہوئی ملکی غیر یقینی صورت حال نے سال کے دوران مہنگائی میں مسلسل اضافے کا رجحان پیدا کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ، غیر یقینی عالمی معاشی اور مالی حالات؛ اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ، آئی ایم ایف کے فنڈ میں توسیع پروگرام کی سہولت کے تحت نوے جازرے کی تکمیل میں تاخیر کے باعث بیرونی ماکاری کے حالات میں سختی نے بیرونی کھاتوں کو دباؤ میں رکھا، جس سے روپے کی قدر میں کمی آئی، اور مہنگائی کا دباؤ مزید بڑھا (شکل 3.3)۔

شکل 3.1: مہنگائی کے تخمینے اور حقیقی مہنگائی - مالی سال 2023ء



Sources: PBS, SBP projections and calculations, Planning Commission

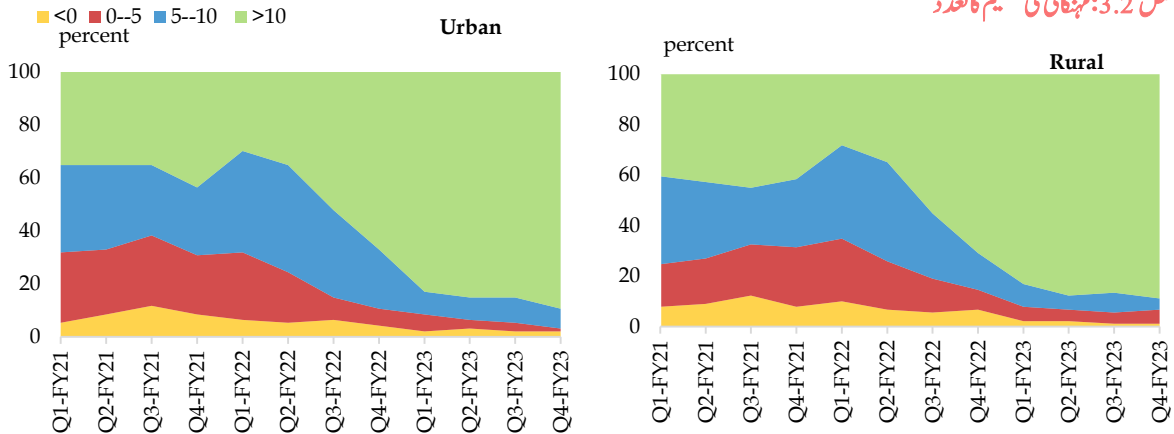
ان معاشی چیلنجز نے قیمتوں اور مالی استحکام اور وسط مدتی معاشی نمو کے امکانات کے لیے اہم خطرات پیش کیے۔ اگرچہ زری سختی ملکی طلب میں سست روی اور اس طرح قلیل مدت میں معاشی سرگرمیوں میں ٹھہراؤ کی نشاندہی کرتی ہے، تاہم مہنگائی کی توقعات کے مضبوط ہونے کے خطرے نے ان

اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کی بڑھتی ہوئی توقعات، متعدد دہائیوں کی بلند ترین مہنگائی اور بیرونی کھاتے پر مسلسل دباؤ کے باعث سخت زری پالیسی کا موقف بدستور جاری رکھا۔ مالی سال 23ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 825 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کر کے 22 فیصد کر دیا۔ ملکی اور عالمی رسد کے دھچکوں مع دیرینہ ساختی مسائل کے سلسلہ وار باہمی تعامل، جس نے خام مال کی لاگت میں اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ کیا، جو سال کے دوران شدید اور دائمی مہنگائی کے دباؤ کا باعث بنا۔ اس طرح، مالی سال 23ء میں عمومی اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 29.2 فیصد تک پہنچ گئی، یعنی اسٹیٹ بینک کے 27-29 فیصد کے نظر ثانی شدہ مہنگائی کے تخمینے کی اوپری سطح کے آس پاس (شکل 3.1)۔

مہنگائی میں اضافہ وسیع البنیاد تھا، جس میں غذا کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا غالب حصہ تھا، اس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی اور توانائی گروپ کا نمبر آتا ہے۔ مالی سال 23ء کے دوران بیشتر وقت مہنگائی میں اضافے کا رجحان برقرار رہا، دیہی اور شہری دونوں علاقوں کی باسکٹوں کی تقریباً 90 فیصد اشیا کی قیمتوں میں دو ہندسی اضافہ دیکھا گیا (شکل 3.2)۔

روس اور یوکرین کا تنازعہ سامنے آنے کی وجہ سے مالی سال 23ء کا آغاز انتہائی غیر یقینی عالمی معاشی ماحول کے ساتھ ہوا۔ پاکستان کے معاملے میں، عالمی سطح پر معاشی غیر یقینی کی صورت حال اور ملکی چیلنجز نے مہنگائی کے دباؤ میں مزید اضافہ کیا۔ سیلاب سے متعلق متعدد ملکی عوامل بشمول ملک میں غذائی قلت؛ توانائی کی قیمتوں میں اضافہ؛ درآمدات کو ترجیح دینے سے ملکی رسد میں

شکل 3.2: مہنگائی کی تقسیم کا تعدد



Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations

سطح تک پہنچ گئی، جو ایک ماہ قبل 13.8 فیصد تھی۔ طلب بڑھنے اور ملکی غیر یقینی صورت حال میں طوالت اور ڈالر کے تقویت پانے کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے پر دباؤ میں مزید اضافہ ہوا۔ مہنگائی کی بگڑتی صورت حال اور بیرونی کھاتوں کے منظر نامے کے پیش نظر، زری پالیسی کمیٹی نے جولائی 2022ء میں پالیسی ریٹ میں 125 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ اس کے علاوہ زری پالیسی کی ترسیل کو تقویت دینے کے لیے زری پالیسی کمیٹی نے فنڈ میں توسیع کی اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) قرضوں پر شرح سود کو بھی پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا۔

خدشات کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ مالی سال 23ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کی توقعات کو قابو کرنے اور روپے کو سہارا دینے کے لیے زری پالیسی کا موقف بدستور سخت رکھا، ماسوائے تین موقعوں کے جب اگست اور اکتوبر 2022ء اور 12 جون 2023ء میں پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔

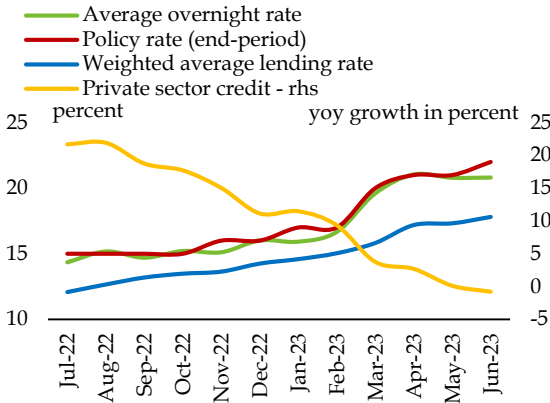
جولائی 2022ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر مستقبل کے معاشی منظر نامے میں واضح ابتری آگئی تھی۔ خاص طور پر توانائی پر زراعت میں کمی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملکی طلب مسلسل بڑھنے کی وجہ سے جون 2022ء میں سال بہ سال مہنگائی 21.3 فیصد کی

شکل 3.3: رسدی دھچکے، مالی سال 23ء

Months	July	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun
PKR Depreciation (yoy; %)	-27.3	-25.7	-27.1	-22.2	-22.2	-21.2	-24.7	-34.2	-35.9	-35.3	-31.5	-28.7
Global Commodity Prices (yoy; %)	39.2	48.3	28.2	-0.1	4.9	4.1	-5.0	-14.2	-29.8	-25.1	-30.1	22.3
Electricity Tariffs - Annual Rebasings (Rs. per KWh)	3.5	3.5		0.91								
Electricity Tariffs - Quarterly Adjustments (Rs. per KWh)	0.57 from Jun 1 & 1.55 from Jul 1		0.51	1.49 to 3.21				1.49 to 3.21		0.5		
Natural Disaster	Floods in July-September 2022 inundated about one-third of the country, and damaged livestock and crops											
PDL - Avg. of Petrol/Diesel (Rs. per liter)	7.5	15.0	22.5	24.9	31.3	38.3	41.9	45.0	47.5	50.0	50.0	50.0
Tax Related Measures	Finance Act 2022	RD on imports raised							Finance (Supplementary) Act 2023; GST raised from 17 percent to 18 percent			
Import-related restrictions	MoC's ban on 500+ import items in Jul-Aug					100 percent CMR extended in Dec						
	SBP's prior approval list extended in July to include machinery & electronics					SBP issued prioritization list in Dec						
Gas Prices	Effective Jan 01, 2023, government increased gas price for almost all sectors: for domestic use: from 33 to 112 percent (depending on the slab); for commercial use: ~29 percent											
Inflation (yoy; %)	24.9	27.3	23.2	26.6	23.8	24.5	27.6	31.5	35.4	36.4	38.0	29.4

Sources: SBP, PBS, IMF, NEPRA, MoC, FBR, OGRA

شکل 3.4: قرض گاری شرح اور نجی شعبے کے قرضے - مالی سال 23ء



Source: State Bank of Pakistan

خاص طور پر، جولائی تا اگست 2022ء کے دوران ملک میں آنے والے مون سون سیلاب نے غذائی قلت کو جنم دیا، جس نے موجودہ قیمتوں کے دباؤ کو بڑھا دیا۔ اس کے علاوہ بجلی کی قیمتوں میں عارضی انتظامی کٹوتی کے خاتمے کے بعد اکتوبر 2022ء میں توانائی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، جبکہ غذا اور توانائی کی قیمتوں کی سمت کے بارے میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال نے مہنگائی کی توقعات میں اضافہ کر دیا۔ ان عوامل کے مشترکہ اثرات کے ہمراہ غذا اور توانائی کی مضبوط قیمتوں کے ثانوی دور کے اثرات کے باعث وسیع تر قیمتوں اور اجرتوں نے اکتوبر 2022ء کے دوران مہنگائی کے سلسلے کو کافی حد تک بڑھا دیا۔

ان پیش رفتوں نے مہنگائی کے موجودہ اور اشرپذیر دباؤ اور مہنگائی کی توقعات کی مضبوطی کی بابت تشویش میں اضافہ کیا، جو زری سختی کی بحالی پر منتج ہوا، یوں زری پالیسی کمیٹی نے معاشی سرگرمیوں میں واضح سست روی اور جاری کھاتے کے خسارے میں تخفیف کے باوجود نومبر 2022ء میں پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ مزید برآں، زری پالیسی کمیٹی نے سیلاب کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے نومبر 2022ء میں مستقبل کے معاشی منظر نامے کے حوالے سے اپنے جائزے پر نظر ثانی کر دی۔ بالخصوص، مالی سال 21ء تا 23ء کے لیے کمیٹی نے اپنے تخمینے کی حد بڑھادی، جبکہ حقیقی جی ڈی پی نمو کا تخمینہ کم کر کے تقریباً دو فیصد کر دیا۔

زری سکڑاؤ اور کمزور ملکی طلب کے اثرات سے قطع نظر، عمومی مہنگائی اضافے کی سمت میں گامزن رہی۔ زری پیداوار اور گلہ بانی کو سیلاب سے ہونے والے نقصانات نے صارفین کی مختلف غذائی اشیاء کی قلت بڑھادی، جس سے غذائی

تازہ ترین پیش رفت کو مد نظر رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے توانائی پر زور اعانت ختم کرنے کے بعد توانائی کی قیمتوں میں اضافے سے ثانوی دور کے مضبوط اثرات کی توقع ظاہر کی، اور مالی سال 23ء میں عمومی قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی اوسط 18 سے 20 فیصد کی حد تک بلند رہنے کی پیش گوئی کی۔ بجٹ میں مالیاتی یکجائی کے اثرات کی تخمینہ کاری اور ستمبر 2021ء کے بعد سے زری سختی کے تاخیری اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے، مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو کا تخمینہ 3 سے 4 فیصد لگایا گیا تھا۔ مالی سال 23ء میں کمیٹی نے جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 3 فیصد تک رہنے کی بھی پیش گوئی کی، جو درآمدات میں کمی، ملکی طلب میں اعتماد اور ترسیلات زر اور برآمدات میں مسلسل پگھ کے مفروضے کی بنیاد پر تھا۔ یہ تخمینہ اجناس کی عالمی قیمتوں، ملک کے مالیاتی موقف اور شرح مبادلہ کی حرکت سے پیدا ہونے والی بڑی غیر یقینی کی صورت حال سے مشروط تھا۔

جب اگست اور اکتوبر 2022ء میں کمیٹی کا اجلاس ہوا، اس وقت تک مہنگائی اور بیرونی کھاتے کے منظر نامے کو لاحق خطرات کئی عوامل کی وجہ سے قابو میں آچکے تھے۔ اول، جیسا کہ بلند تعدد اظہاریوں سے دیکھا جاسکتا ہے، زری سختی کے تاخیری اثرات اور طلب میں کمی کے لیے گذشتہ سال متعارف کردہ اقدامات نے کامیابی سے معاشی سرگرمیوں کی رفتار دھیمی کر دی۔ دوم، عالمی معاشی ترقی کے امکانات کو لاحق خطرات بڑھنے سے عالمی اجناس کی قیمتوں میں بھی کمی کارجان پیدا ہو گیا تھا۔ سوم، 2022ء میں آئی ایم ایف کی برآمدی ماکاری سہولت پروگرام کے تحت ساتویں اور آٹھویں مشترکہ جائزے کی کامیابی سے تکمیل سے بیرونی کھاتے کی صورت حال میں بہتری آئی۔ آخراً، سیلاب کی صورت میں رسد کے ایک اہم دھچکے سے مہنگائی اور جاری کھاتے کے توازن پر طلبی دباؤ مزید کم ہونے کی توقع کی گئی تھی۔

ان پیش رفتوں اور ستمبر 2021ء کے بعد سے مجموعی طور پر 800 بی پی ایس کی زری سختی کے تناظر میں، زری پالیسی کمیٹی نے اعداد و شمار پر انحصار کرنے کی نیت ظاہر کرتے ہوئے، اگست اور اکتوبر 2022ء کے اجلاسوں میں پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

تاہم، جیسے جیسے سال گذرتا گیا، بدلتے ہوئے ملکی اور عالمی معاشی منظر نامے اور متواتر رسدی دھچکوں نے معاشی منظر نامے کو بڑی حد تک تبدیل کر دیا۔

جس سے مہنگائی کی توقعات کو قابو کرنے اور آخر مالی سال 25ء تک مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کے درمیانی مدت کے ہدف کی طرف لائے جانے کی توقع ہے۔

زری پالیسی کمیٹی نے سال کے دوران پالیسی سخت کرنے کے علاوہ، قیمتوں میں استحکام لانے کا مقصد حاصل کرنے کی خاطر مختلف ساختی اصلاحات کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ جو ان پر مشتمل ہیں: (1) تجارتی خسارے کو پائیدار سطح تک محدود کرنے اور بیرونی کھاتوں پر دباؤ کم کرنے کی غرض سے توانائی کی طلب گھٹانے کے لیے غیر روایتی اقدامات متعارف کروانا؛ (ii) غذائی مہنگائی کم کرنے کے لیے بروقت درآمدات یقینی بنانا اور انتظامی اقدامات متعارف کرانا؛ (iii) ملکی توانائی کی قیمتوں کو عالمی قیمتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنا اور معاشرے کے کمزور طبقوں کو ہدفی اعانت کی فراہمی؛ اور (iv) مہنگائی کم کرنے کی خاطر زری سختی کو سہارا دینے کے لیے ہدفی مالیاتی یکجائی حاصل کرنا۔

پالیسی ریٹ میں اضافے کو بہ وزن اوسط قرض گاری شرحوں میں منتقل کیا گیا تھا، جس نے سیلاب کے اثرات اور رسدی زنجیر میں تعطل کے ساتھ مل کر مالی سال 23ء میں معاشی سرگرمیوں کو سست روی سے دوچار کر دیا، یہ امر نئی شعبے کے قرضوں میں نمایاں سست روی پر متوجہ ہوا (شکل 3.4)۔

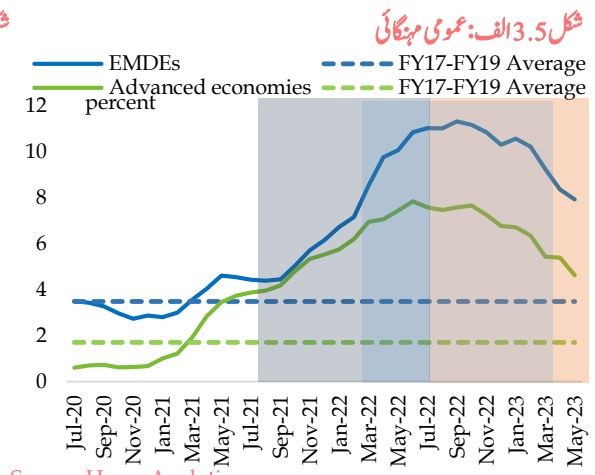
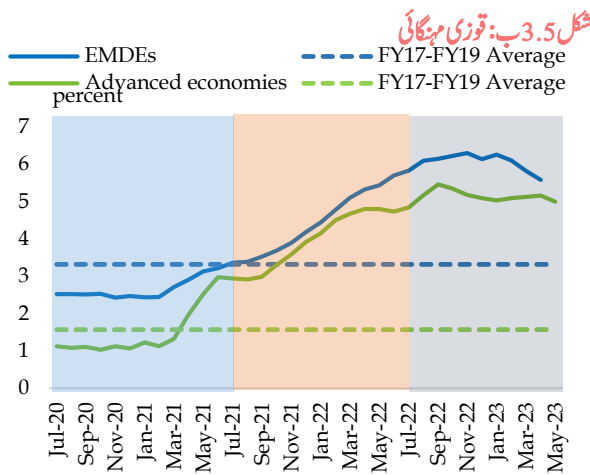
3.2 عالمی مہنگائی اور زری پالیسی رد عمل

2022ء کے وسط کے آس پاس عروج پر پہنچنے کے بعد، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ معیشتوں میں عمومی مہنگائی معتدل

قیمتوں پر اضافے کا دباؤ پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ مالیاتی رساؤ اور بیرونی کھاتے کی زد پذیری، قرضوں کی طے شدہ واپسی سے منہا رقوم کی نہایت قلیل آمد، عالمی سطح پر سخت مالی حالات اور ملک میں غیر یقینی صورت حال نے بھی روپے کی قدر میں کمی کے ذریعے مہنگائی کے نتائج پر اثر ڈالا۔

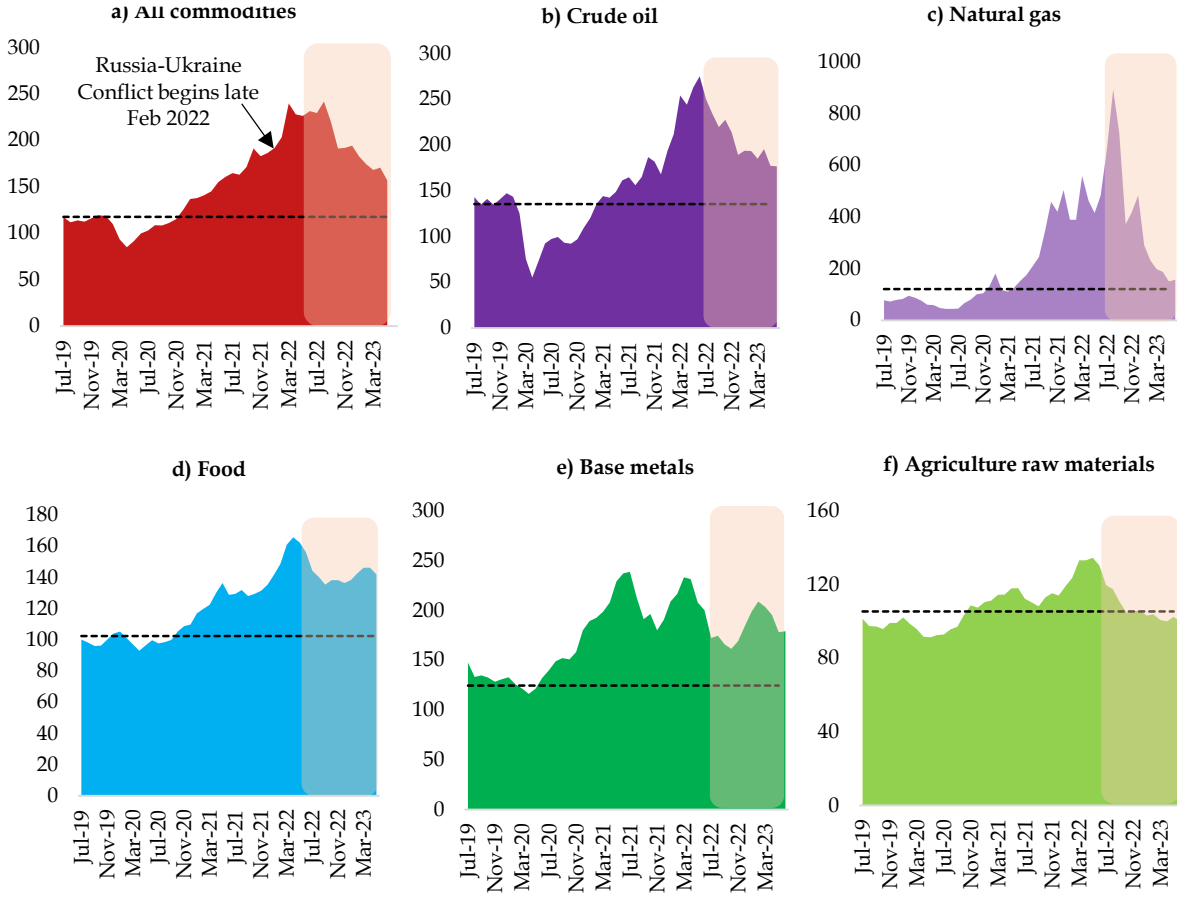
اسٹیٹ بینک اور حکومت نے سال کے دوران بیرونی کھاتے کی بڑھتی ہوئی زد پذیری دور کرنے کے لیے درآمدات پر عارضی پابندیاں عائد کیں، جس سے گوکہ بیرونی کھاتے پر دباؤ تو کم ہوا، مگر ملک میں مختلف غیر ضروری اشیاء کی قلت بڑھ گئی، جس سے قیمتوں پر دباؤ میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب، حکومت نے فروری 2023ء میں مالی کارکردگی کے حوالے سے خدشات دور کرنے کے لیے فنانس سلیمنٹری ایکٹ 2023ء کے ذریعے ٹیکسوں اور لیویز میں اضافے کا اعلان کیا تھا، اور فروری 2023ء میں پیٹرولیم مصنوعات اور گیس کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا تھا۔ ان اقدامات کی وجہ سے مہنگائی کی توقعات میں اضافہ ہوا، نتیجتاً، مارچ 2023ء کے بعد سے مہنگائی بڑھ گئی۔

مارچ 2023ء میں ان پیش رفتوں کے نتیجے میں مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کا تخمینہ مزید نظر ثانی سے بڑھ کر 27 سے 29 فیصد تک پہنچ گیا۔ زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے دوران، نزدیکی مدت میں مہنگائی کے منظر نامے میں ابتری کو مد نظر رکھتے ہوئے، پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 600 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔ زری پالیسی کمیٹی نے زری سختی کے مضمرات کا جائزہ لیتے ہوئے، محسوس کیا کہ کسی بھی غیر متوقع دھچکے کے علاوہ، حقیقی شرح ہائے سود مستقبل بنی کی بنیاد پر مثبت دائرے میں داخل ہو گئی ہے،



Source: Haver Analytics

شکل 3.6: عالمی اجناس کی قیمتوں کے اشاریے



* The dotted lines represent FY17-FY19 average

Source: IMF primary commodities data

اور 2022ء کے اوائل میں عالمی سطح پر زری سختی کا آغاز کیا گیا تھا، جس نے عالمی طلب کی رفتار کو سست کرنے میں مدد کی۔ سختی کا یہ چکر مالی سال 23ء میں بھی جاری رہا، کیونکہ مرکزی بینک مہنگائی کو اہداف کے اندر لانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ سکلر او کی پالیسیوں کے ساتھ ساتھ 2022ء میں کووڈ وبا کی واپسی اور ریئل اسٹیٹ مارکیٹ میں مندی کی وجہ سے چینی معیشت میں سست روی نے عالمی معیشت میں کساد بازاری کے خطرے کو بڑھا دیا، جس نے عالمی طلب کو مزید دبا دیا رکھا۔^{3:2}

ہونا شروع ہو گئی (شکل 3.5 الف)؛ تیزی مہنگائی کا تسلسل برقرار رہا (شکل 3.5 ب)۔¹ 2022ء کے وسط سے اجناس کی عالمی قیمتوں، بالخصوص توانائی اور غذا، کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے عمومی مہنگائی میں کمی کے رجحان کو تقویت ملی، جس کا سبب عالمی طلب میں کمی کے ہمراہ رسد کے امکانات میں کچھ بہتری آنا ہے (شکل 3.6)۔

سینٹکس اکنامک انڈیکسٹر کے مطابق 2022ء میں عالمی معاشی سرگرمی کم رہی، 2023ء کے دوران اس میں صرف معمولی اضافہ ہوا (شکل 3.7)۔ کووڈ اور یوکرین کے تنازع کے بعد مہنگائی کے دباؤ پر قابو پانے کے لیے آخر 2021ء

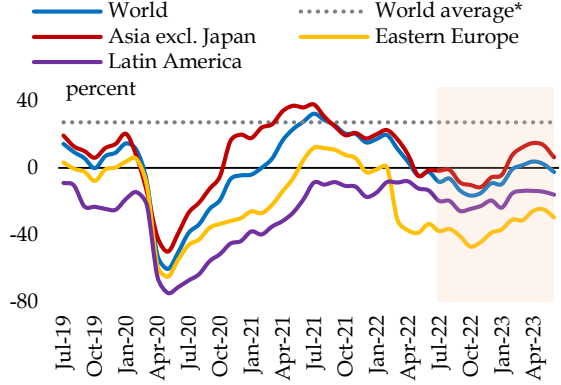
¹ ترقی یافتہ معیشتوں سے مراد کینیڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی، جاپان، برطانیہ اور امریکہ؛ جبکہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں سے مراد 83 ممالک کا گروپ ہے۔

² 2022ء میں دنیا کی حقیقی جی ڈی پی نمو کم ہو کر 3.3 فیصد رہ گئی جو 2021ء میں 5.8 فیصد تھی۔ 2023ء میں یہ 3.0 فیصد تک کم ہو جانے کی توقع ہے۔ او ای سی ڈی، ہارلینڈ

³ 2000ء کے بعد سے پہلی مرتبہ 2022ء میں چین کی تیل و گیس کی سال بسال کھپت کم ہوئی۔ ماخذ: آئی ایم ایف، عالمی اقتصادی منظر نامہ اپریل 2023ء

تنازع کے تناظر میں قلت کے خدشات نے یورپی ممالک کو ایل این جی درآمدات (جزوی طور پر قدرتی گیس کی جگہ) کے ساتھ اپنی تنصیبات میں گیس کے خاطر خواہ ذخائر بھرنے پر مجبور کیا تھا۔ مزید برآں، یورپ میں موسم سرما توقع سے زیادہ گرم تھا، جس نے گیس کی قیمتوں پر طلب کا دباؤ کم رکھنے میں مدد کی۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 2022ء میں غذائی قیمتوں میں بھی کمی آئی جس کی بنیادی وجہ جولائی 2022ء بحیرہ اسود اناج انی شی ٹو (Black Sea Grain Initiative) پر دستخط ہونے کے سبب اہم غذائی ایشیا کی رسد میں بہتری آنا ہے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں غذائی ایشیا کی قیمتیں متغیر رہیں، جس کی وجہ کچھ پابندیوں کا برقرار رہنا، جیسے گندم اور چاول کی برآمدات پر بھارتی پابندی، اور روس یوکرین تنازعے سے متعلق غیر یقینی صورت حال ہے۔

شکل 3.7: سینٹیکس معاشی اظہارے (موجودہ اقتصادی صورتحال)



*FY17-FY19

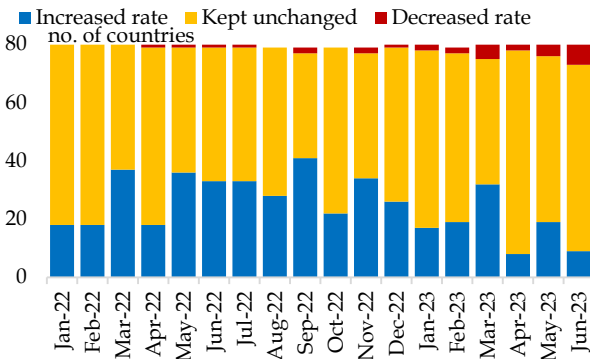
Source: Sentix Index, Haver Analytics

توانائی کی مصنوعات (خام تیل اور قدرتی گیس) کی عالمی طلب میں کمی کے لحاظ سے ان پیش رفتوں کے منفی اثرات کافی واضح تھے۔⁴ رسدی اعتبار سے، دسمبر 2022ء میں ترقی یافتہ معیشتوں کی طرف سے روس سے تیل کی درآمد پر پابندی اور قیمتوں کی حد کے نفاذ کے بعد غیر پابندیوں والے ممالک، خاص طور پر چین اور بھارت کے ذریعے روسی تیل کی ترسیل سے تیل کی قیمتوں میں کمی آئی۔⁵ مزید برآں تنظیم برائے اقتصادی تعاون و ترقی (اوی سی ڈی) کے رکن ممالک نے تزویراتی ذخائر کے اجرا کا فیصلہ کیا، جس سے قبل ازیں اوپیک پلس ممالک کی طرف سے پیداوار میں کٹوتی کی تلافی کرنے میں مدد ملی۔

اگرچہ عمومی مہنگائی میں کمی واقع ہوئی، لیکن قوزی مہنگائی زیادہ مستحکم ثابت ہوئی (شکل 3.5 ب)۔ ترقی یافتہ معیشتوں کے معاملے میں، قوزی مہنگائی تقریباً یکساں رہی، جبکہ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں، صرف مالی سال 23ء کی آخری سہ ماہی کے دوران اس میں کمی کے کچھ اشارے ملے۔ یہ امر بنیادی دھاتوں اور زرعی خام مال کی قیمتوں میں سال بہ سال کمی کے باوجود

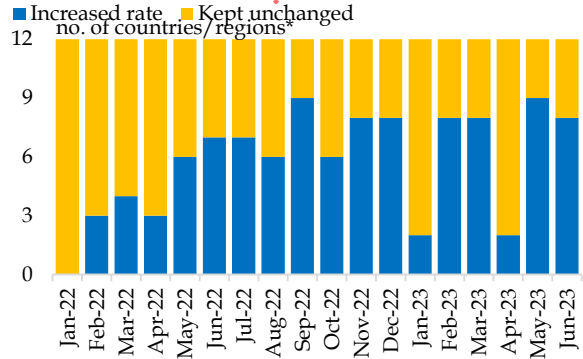
قدرتی گیس کی قیمتیں اگست 2022ء میں عروج پر پہنچنے کے بعد مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے کم ہونا شروع ہو گئیں، کیونکہ روس-یوکرین

شکل 3.8 ب: ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں پالیسی ریٹس کارجمان



Note: 80 countries

شکل 3.8 الف: ترقی یافتہ معیشتوں میں پالیسی ریٹس کارجمان



Note: 11 countries + 1 region (Euro Area)

Sources: Haver Analytics, Bank of International Settlements, Central Banks' websites; SBP calculations

⁴ ماخذ: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ، واٹیکن ڈی سی: آئی ایم ایف

⁵ 5 دسمبر 2022ء کو یورپی یونین اور برطانیہ نے روس کے سمندر سے نکلنے والے خام تیل کی درآمدات پر پابندی عائد کر دی۔ ماخذ: <https://energyandcleanair.org/eu-ban-on-russian-oil-why>

مالکاری کی عدم دستیابی تھی۔ مزید برآں، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کی جانب سے لیے جانے والے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا، کیونکہ توانائی کے شعبے نے بنیادی طور پر گردش قرضوں سے متعلق ادائیگیوں کے تصفیے کے لیے مقامی بینکاری نظام پر بہت زیادہ انحصار کیا۔ اسی طرح اجناس کے آپریشنز کے لیے مالکاری گذشتہ سال کی نسبت زیادہ رہی کیونکہ گندم کی امدادی قیمت میں اضافے سے خریداری ایجنسیوں کی قرضوں کی ضروریات بڑھ گئیں۔ دریں اثنا، مالی سال 23ء کے دوران ابتر معاشی حالات اور بلند سودی شرحوں کی وجہ سے قرضوں کی لاگت بڑھ جانے سے نجی شعبے کے قرضوں میں کمی آئی، جس سے کاروباری اداروں کے لیے قرضوں کی لاگت میں اضافہ ہوا۔

جہاں تک خالص بیرونی اثاثوں کا تعلق ہے، بالخصوص آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال اور بالعموم ملکی معاشی ماحول کی وجہ سے رقوم کی آمد میں کمی نے بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کو متاثر کیا۔ اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں اس کمی کی زیادہ تر عکاسی ہوئی۔ تاہم، مالی سال 23ء کی آخری سہ ماہی کے دوران کچھ کثیر فریقی اور کمرشل قرضوں کی فراہمی سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ میں تھوڑی سی کمی آئی، اور اسی وجہ سے خالص بیرونی اثاثوں پر، جو مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد سے مسلسل تخفیف کا رجحان دیکھنے کے بعد تھوڑے سے بڑھ گئے (شکل 3.9)۔

واجبات کے لحاظ سے، مالی سال 23ء میں زیر گردش کرنسی کی شرح نمو گذشتہ سال کی 9.6 فیصد سے بڑھ کر 20.8 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 23ء کے دوران ڈپازٹس کی نمو کم ہو کر 11.7 فیصد رہ گئی، جو مالی سال 22ء میں 15.1 فیصد تھی (شکل 3.10)۔

زیر گردش کرنسی میں نصف سے زیادہ اضافہ (55.7 فیصد) مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں مرتکز تھا، جس میں رمضان کا مہینہ اور عید کے دو تہوار شامل تھے۔ اگرچہ رمضان اور عید سے متعلق اخراجات کے لیے ڈپازٹس کا نکلوا یا جانا، اس اضافے کی جزواً وضاحت کرتا ہے، بڑھتی ہوئی معاشی غیر یقینی

وقوع پذیر ہوا تھا۔⁶ توانائی کی قیمتوں میں پہلے ہو جانے والے اضافے، لیبر مارکیٹوں میں سختی اور خدمات کی مہنگائی کے ثانوی دور کے اثرات۔ جو شرح سود کی تبدیلیوں پر قدرے تاخیر سے رد عمل دیتے ہیں۔ بلند قومی مہنگائی کی وضاحت کرتے ہیں۔

مہنگائی کے مسلسل دباؤ نے بہت سی ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں مرکزی بینکوں کو جارحانہ زری پالیسی اپنانے پر مجبور کیا (شکل 3.8 الف اور 3.8 ب)۔ 2022ء میں زری سختی کی رفتار جو تیز تھی، 2023ء (جنوری سے جون) میں یہ قدرے کم رہی۔ تاہم، مہنگائی اب بھی کووڈ وبا سے پہلے کی سطح سے متجاوز ہے، اس لیے بہت سے مرکزی بینکوں نے سخت زری موقف برقرار رکھا اور ترقی یافتہ معیشتوں کے کچھ مرکزی بینکوں نے مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ مزید بڑھا دیا۔ تاہم، مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے دوران پست مہنگائی کے پیش نظر کچھ ابھرتی ہوئی معیشتوں نے پالیسی ریٹ میں کمی کرنا شروع کر دی۔ یہ امر پاکستان کے تجربے کے برعکس تھا، جہاں مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی اور بیرونی کھاتے کی ابتر حالت نے پالیسی ریٹ میں بڑے اضافے کی ضرورت کو جنم دیا۔

3.3 پاکستان کے زری مجموعے

مالی سال 23ء کے دوران زرو وسیع (ایم ٹو) میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ سال کے 13.6 فیصد کی نسبت تھوڑا سا زیادہ ہے۔ ایم ٹو میں اضافہ مکمل طور پر بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں کی وجہ سے ہوا، جو مالی سال 23 میں 5860.5 ارب روپے بڑھے، جبکہ مالی سال 22ء میں یہ اضافہ 4,782.9 ارب روپے تھا۔ بینکنگ نظام کے خالص بیرونی اثاثے، جو بیرونی کھاتوں پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی عکاسی کرتے ہیں، مالی سال 23ء میں 1932.8 ارب روپے کم ہو گئے (جدول 3.1)۔

اثاثوں کے اعتبار سے، مالی سال 23ء کے دوران سرکاری میزانی قرض گیری میں خاطر خواہ اضافہ بینکاری نظام سے ہوا، جو خالص ملکی اثاثوں میں توسیع کی بنیادی وجہ بنا۔ خالص میزانی قرض گیری میں اضافے کی بڑی وجہ بیرونی

⁶ بنیادی دھاتوں میں یہ شامل ہیں: ایلیومینیم، کوبالٹ، تانبا، لوہا، سیسہ، مولیبدیم، نکل، ٹن، یورینیم، زنک؛ زراعت کے خام مال میں شامل ہیں: کپاس، اون، مکئی، ربڑ، اور کھالیں۔

جدول 3.1: زری مجموعے (ت)

بہاؤ ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں

ایم ٹی کی نمونہ حصہ		نمو		اسٹاک میں تبدیلی		
م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	
14.2	13.6	14.2	13.6	3,927.7	3,304.9	ایم ٹی (الف + ب)
-7.0	-6.1	-256.6	-203.9	-1,932.8	-1,478.0	الف - خالص بیرونی اثاثے
21.2	19.7	20.7	20.3	5,860.5	4,782.9	ب - خالص ملکی اثاثے
13.6	12.9	20.2	20.4	3,744.7	3,133.0	میزانی قرضے
0.4	-0.8	2.1	-3.6	105.4	-191.1	اسٹیٹ بینک
13.2	13.7	27.2	33.1	3,639.3	3,324.1	جدولی بینک
1.3	0.9	31.1	25.4	352.3	229.7	اجناسی سرگرمیاں
-0.3	6.6	-0.8	21.1	-72.9	1,612.1	نجی شعبے کے قرضے
1.1	-0.2	21.5	-3.1	293.7	-43.3	سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے
4.0	-0.6	-56.9	8.7	1,116.0	-156.3	دیگر اجزا خالص
-	-	22.5	7.7	2,100.8	663.1	زر بنیاد
5.7	2.7	20.8	9.6	1,576.3	662.5	زیر گردش کرنسی
8.4	10.8	11.7	15.1	2,327.6	2,615.1	ڈپازٹس

ع: نموری

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جزواً سرکاری تسکات میں منتقل کر دیا۔ دریں اثنا، مالی سال 23ء میں انفرادی ڈپازٹس میں 15.9 فیصد اضافہ ہوا، جو بلند سودی شروحوں کی بنا پر بینکوں کی جانب سے ڈپازٹس پر پیشکش کردہ موزوں منافع کی ترغیب کا مظہر ہے۔

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے

مالی سال 23ء کے دوران سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں 293.7 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ گذشتہ سال قرضوں کی خالص واپسی کا حجم 43.3 ارب روپے تھا۔ زیادہ تر قرضے تیل کی ایک معروف تشہیری اور ترسیلی کمپنی نے توانائی سے متعلق دیگر اداروں سے واجب الوصول رقوم کے باعث سیالیت کی ضروریات پوری کرنے کی غرض سے لیے تھے۔⁷ بنیادی طور پر یہ قرضے بلند آپریشنل خسارے کے عکاس ہیں، بالخصوص توانائی کے شعبے میں دیرینہ ساختی نقائص جیسے غیر ہدفی زر اعانت، نرخوں کے ردوبدل میں تاخیر، اور گذشتہ کئی سالوں میں گردش قرضوں میں اضافہ۔⁸ مالی سال 23ء میں توانائی کے شعبے میں مسلسل بڑے پیمانے پر زائد المیعاد

صورت حال اور بلند میزگائی نے بھی زیر گردش کرنسی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ دریں اثنا، مالی سال 23ء کے دوران ملکی معاشی سرگرمیوں میں مجموعی سست روی اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کا بنیادی سبب کم ڈپازٹ مجتمع ہونا تھا۔

زمرہ وار تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر جائزہ مدت میں نجی کاروباری اداروں اور سرکاری شعبے کے غیر مالی کاروباری اداروں کے ڈپازٹس میں کمی آئی۔ نجی کاروباری اداروں کے ڈپازٹس میں تھوڑی بہت سست روی بلند شرح سود کے ماحول میں اپنے فنڈز استعمال کرنے کی جانب ان کے جھکاؤ کی عکاسی کرتی ہے۔ سرکاری شعبے کے غیر مالی اداروں کے ڈپازٹس میں کمی کی وضاحت دسمبر 2022ء کے بعد سے ایسے چند اداروں کو وفاقی حکومت کے اداروں کے طور پر درجہ بند کرنے سے ہوتی ہے۔ دوسری جانب مالی سال 23ء کے دوران غیر بینک مالیاتی اداروں (این بی ایف آئی) کے ڈپازٹس میں کمی واقع ہوئی کیونکہ انہوں نے زیادہ منافع حاصل کرنے کے مقصد سے اپنے ڈپازٹس کو

⁷ ماخذ: پاکستان اسٹیٹ آئل کاسہ ماہی گو شواردہ برائے اختتام مدت مارچ 2023، 31 (www.dps.psx.com.pk/download/document/207213.pdf)

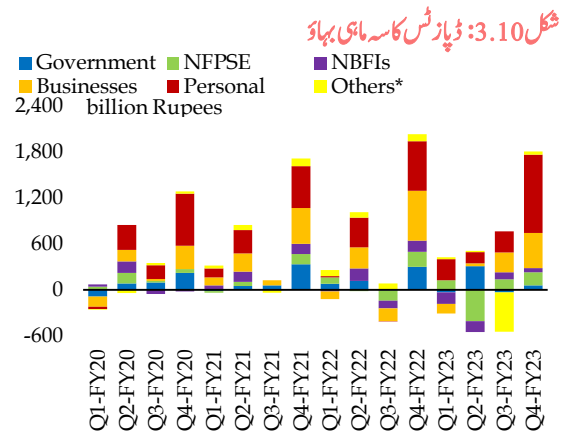
⁸ آخر مارچ 2023ء کو بجلی کے شعبے کا گردش قرضہ بڑھ کر 2.5 ٹریلین تک پہنچ گیا، جو آخر جون 2022ء کو 2.3 ٹریلین روپے تھا۔ ماخذ: آئی ایم ایف (2023ء) کٹری رپورٹ نمبر 260/23۔ واٹکن ڈی سی: آئی ایم ایف

سے 3639.3 ارب روپے کا قرضہ لیا، جس کا حجم گزشتہ سال 3324.1 ارب روپے تھا (شکل 3.11)۔

ابتدائی نیلاھی

مالی سال 23ء کے دوران بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بیرونی دباؤ کی وجہ سے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 825 بی پی ایس کا اضافہ ہوا، جس کی وجہ سے سال بھر سرکاری تسکات کی نیلامی میں قطع شرح ریٹ پر دباؤ بڑھا۔ مزید برآں، مارکیٹ کا چھکاؤ سہ ماہی ٹی بلز اور رواں شرح کوپن پی آئی بی (پی ایف ایلیز) کی طرف رہا تاکہ درمیانی مدت میں شرح سود میں اضافے کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کو کم سے کم کیا جاسکے۔ مالکاری کی وسیع ضروریات کو پورا کرتے ہوئے ثانوی دور کے خطرات پر قابو پانے کے لیے، حکومت نے اپنے تئیں پی ایف ایل کے لیے بلند اہداف (عرصیت کی بنیاد پر) بھی مختص کیے ہیں۔ (جدول 3.3) خاص طور پر، حکومت نے نیلامی کے اہداف کا لگ بھگ نصف (تقریباً 46.1 فیصد) پی ایف ایل کو مقرر کیا، اس کے بعد متغیر ریٹیل شرح حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک (وی آر آر) کے لیے 22.3 فیصد اور ٹی بلوں کے لیے 13.6 فیصد مقرر کیا۔

بحیثیت مجموعی مالی سال 23ء میں مارکیٹ نے ہدف سے تقریباً دوگنی رقم کی پیش کش کی۔ ٹی بلز کے اندر حکومت نے زیادہ تر اہداف (عرصیت کا خالص)



* Others include: trusts and non-resident deposits

Source: State Bank of Pakistan

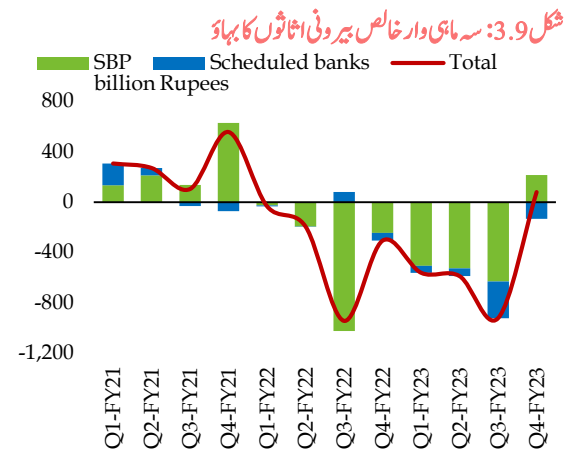
واجبات نے سیالیت کا دباؤ بڑھا دیا۔ یہ امر مالی سال 23ء میں بجلی اور گیس کے نرخوں میں ردوبدل کے باوجود وقوع پذیر ہوا، تاکہ گزشتہ قرضوں کے مجتمع ہونے کی رفتار پر قابو پایا جاسکے۔

اجناسی مالکاری

مالی سال 23ء میں اجناسی آپریٹنگز کے تحت مجموعی مالکاری 352.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال 229.7 ارب روپے تھا (جدول 3.2)۔ گندم کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کا ان قرضوں میں غالب حصہ رہا کیونکہ 2022-23ء کے دوران ربیع کے موسم میں کاشت کاروں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر گندم کی کم از کم امدادی قیمت بڑھادی گئی تھی۔⁹ گندم کی موسمی خریداری کے حوالے سے تمام قرضے مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں مرتکز تھے۔¹⁰ دریں اثنا، مالی سال 23ء میں چینی کی خریدنے والی ایجنسیوں کے قرضوں میں اضافہ ہوا، کیونکہ حکومت نے جنوری 2023ء میں شوگر ملوں کو ڈھائی لاکھ میٹرک ٹن چینی برآمد کرنے کی اجازت دی تھی (باب 6)۔

سرکاری قرضے

گزشتہ سال کی نسبت مالی سال 23ء میں بینکاری نظام سے حکومت کے میزانی قرضوں میں 20.2 فیصد اضافہ ہوا۔ بڑے مالی خسارے کے ہمراہ بیرونی رقوم کی عدم دستیابی کی وجہ سے حکومت کا خسارے کی مالکاری کے لیے کمرشل بینکوں پر انحصار بڑھ گیا۔ نتیجتاً حکومت نے مالی سال 23ء میں کمرشل بینکوں

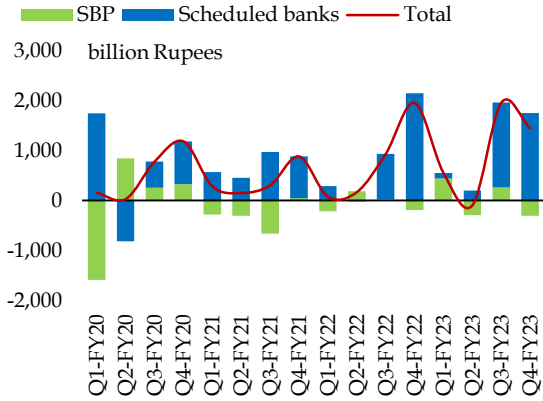


Source: State Bank of Pakistan

⁹ ماخذ: وزارت خزانہ، سندھ اور پنجاب کی صوبائی حکومتوں نے فصلی سال برائے 2023-24ء کے لیے گندم کی کم از کم فی 40 کلوگرام امدادی قیمت بالترتیب 2200 روپے سے بڑھا کر 3900 روپے اور 4000 روپے کر دی تھی۔

¹⁰ مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران، گندم کی خریداری کرنے والی ایجنسیوں کے خالص قرضے 357.6 ارب روپے تھے۔

شکل 3.11: بینکاری نظام سے حکومت کی قرض گیری



Source: State Bank of Pakistan

مجموعی طور پر مالی سال 23ء میں معین شرح پی آئی بی کی مجموعی قبولیت عرصیت کی رقم سے تھوڑی سی متجاوز رہی کیونکہ مارکیٹ نے موجودہ بلند شرح ہائے سود پر فنڈز کی سرمایہ کاری کرنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی، جو عرصیت کے خالص اہداف سے دگنے کی پیشکش کر رہے تھے۔ تاہم، قرض کی بلند لاگت سے بچنے کے لیے، حکومت نے مقررہ شرح پی آئی بیز میں پیشکش کردہ رقم کا صرف ایک تہائی قبول کیا۔

روایتی مارکیٹ کی طرح، حکومت نے شریعت سے ہم آہنگ متغیر ریٹیل شرح (وی آر آر) کے لیے بلند اہداف (عرصیت کا خالص) مقرر کیے۔ تاہم مالی سال 23ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں اسلامی تسکات میں مارکیٹ کی دلچسپی کم رہی (جدول 3.3)۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی نیلامی صرف 5 سالہ بانڈز پر مشتمل تھی کیونکہ مارکیٹ کو بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں 5 سالہ ایف آر آر منافع بخش محسوس نہیں ہوا، اور وہ وی آر آر کی طرف منتقل ہو گئی۔ بہر حال، مالی سال 23ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران 1 سالہ اجارہ صکوک کے متعارف کرانے اور 3 سالہ اجارہ صکوک کو دوبارہ متعارف کرانے سے ان آلات میں مارکیٹ کی دلچسپی بحال ہوئی۔ مزید برآں، نسبتاً کم مدت والے صکوک متعارف کروانے کے بعد، مارکیٹ نے 5 سالہ ایف آر آر کے لیے کوئی بولی نہیں دی۔ اسی طرح مئی اور جون 2023ء کے علاوہ، 5 سالہ وی آر آر کے لیے بھی پیشکشیں سارا سال کم رہیں۔

جدول 3.2: اجناسی مالکاری

ہزاروں روپے میں

	م 23ء	م 22ء
مجموعی	352.3	229.7
گندم	299.1	223.5
چینی	39.9	-0.2
کپاس	0.2	0.1
چاول	0.0	0.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

سالانہ اور اس کے بعد ششماہی بلوں کو تفویض کیے۔ مارکیٹ کی شرح سود میں اضافے کی توقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے، مارکیٹ کی پیشتر پیشکشیں سہ ماہی ٹی بلز پر مرتکز تھیں، جن میں مالی سال 23ء کے دوران پیشکش تاہدف تناسب 3.9 تھا (شکل 3.12)۔ دوسری جانب ششماہی اور سالانہ بلوں کی پیشکشیں ہدف سے کم رہیں۔ پالیسی ریٹ میں اضافے کے بعد سال کے دوران تقریباً تمام نیلامیوں کی قطع شرح میں اضافہ ہوا۔ سرمایہ کاروں کی سہ ماہی تسکات میں گہری دلچسپی نے حکومت کو اس تمسک کے لیے پیشکش کردہ رقم کا تقریباً 60 فیصد قبول کرنے پر مجبور کیا۔ زیادہ تر اجزا چوتھی سہ ماہی میں کیے گئے تھے، جب سرمایہ کار فنڈز کو پی ایف ایبلز میں مقید رکھنے سے گریزاں تھے۔¹¹

سال کے دوران پی ایف ایبلز کے لیے مارکیٹ کے رویے میں تبدیلی آئی۔ سہ ماہی رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایف ایبل کے لیے مارکیٹ کی پیشکش ہدف کی رقم سے ٹگنی سے زیادہ رہی تھی، تاکہ وسط مدتی اور طویل مدتی متغیر شرح کے آلات میں فنڈز کی سرمایہ کاری کر کے پرکشش منافع سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ تاہم مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں مارکیٹ پی ایف ایبلز سے دور ہو کر ٹی بلز اور معین شرح پی آئی بیز کی طرف منتقل ہو گئی۔ مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں پی ایف ایبلز کے لیے پیشکش تاہدف تناسب کم ہو کر 1.0 گنارہ گیا، جو پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران اوسطاً گنارہ تھا۔ معین شرح پی آئی بیز پر بلند نفع نے اسے ایک پرکشش آلہ بنا دیا، کیونکہ مارکیٹ پچھلی سہ ماہی میں پالیسی ریٹ برقرار رہنے یا اس میں کمی کی توقع کر رہی تھی۔

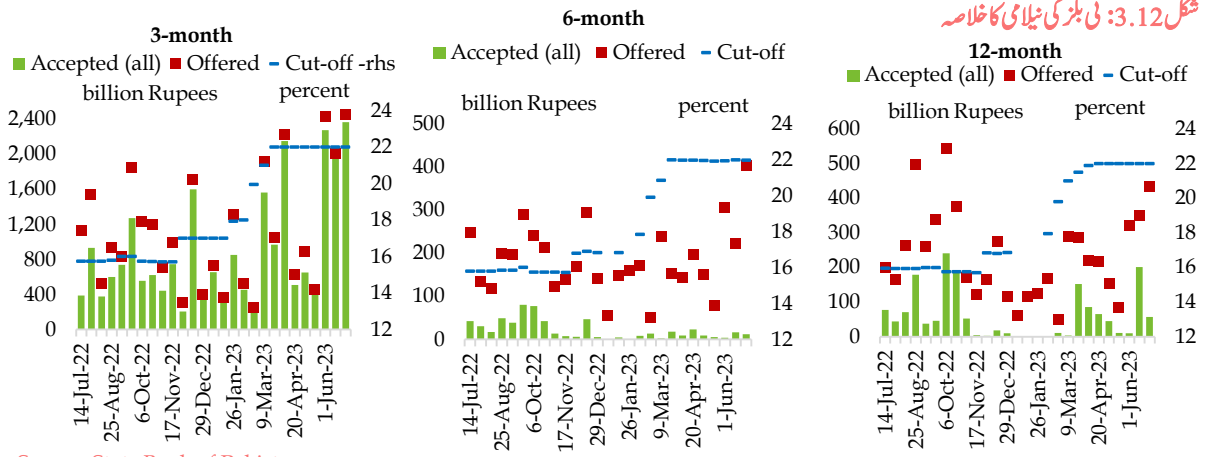
¹¹ حکومت نے مالکاری ضروریات میں تیزی سے اضافے کے پیش نظر، روایتی آلات کے ذریعے عرصیت سے منہایا دہر نیلامی سے پہلے کے ہدف سے تقریباً تین گنا رقم جمع کی۔

منظور شدہ (تمام)	پیشکش کردہ (مجموعی)	عرصیت	ہدف	
ٹریڈری بلز				
5,023.9	9,731.1	5,061.3	4,950.0	سہ 1 م 23ء
5,235.5	9,641.2	5,798.7	5,800.0	سہ 2 م 23ء
5,255.3	8,207.9	5,104.0	5,400.0	سہ 3 م 23ء
10,957.0	14,387.2	7,726.6	8,275.0	سہ 4 م 23ء
26,471.7	41,967.4	23,690.6	24,425.0	م 23ء
پاکستان سرمایہ کاری بانڈز				
معین شرح				
687.0	1,977.0	1,132.2	500.0	سہ 1 م 23ء
255.5	977.4	-	525.0	سہ 2 م 23ء
26.4	358.4	-	300.0	سہ 3 م 23ء
333.5	765.5	-	360.0	سہ 4 م 23ء
1,302.4	4,078.3	1,132.2	1,685.0	م 23ء
رواں شرح				
1,253.4	2,123.7	-	620.0	سہ 1 م 23ء
2,152.7	3,147.9	292.3	840.0	سہ 2 م 23ء
1,396.7	1,908.1	-	970.0	سہ 3 م 23ء
552.4	1,048.0	682.3	1,030.0	سہ 4 م 23ء
5,355.2	8,227.7	974.6	3,460.0	م 23ء
اجارہ صکوک				
جی آئی ایس - ایف ایف آر				
19.7	78.1	-	65.0	سہ 1 م 23ء
0.2	5.6	-	120.0	سہ 2 م 23ء
1.2	6.2	-	110.0	سہ 3 م 23ء
113.9	241.7	-	120.0	سہ 4 م 23ء
135.0	331.6	-	415.0	م 23ء
جی آئی ایس - سی آر آر				
101.1	220.3	-	195.0	سہ 1 م 23ء
243.8	372.0	-	280.0	سہ 2 م 23ء
35.5	112.8	-	360.0	سہ 3 م 23ء
355.5	591.1	-	370.0	سہ 4 م 23ء
735.9	1,296.2	-	1,205.0	م 23ء
34,000.2	55,901.2	25,797.4	31,190.0	گل م 23ء

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ادخالات کی عرصیت اور تمسکات کے مابین عدم توازن نے اسلامی قرضہ جاتی تمسکات کے لیے مارکیٹ میں شرکت کو محدود کر دیا۔ مثلاً، بازار زر کے سودوں کی طویل ترین مدت 77 دن ہے، جبکہ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک مختصر ترین مدت ایک سال ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے،

شریعت سے ہم آہنگ آلات میں کم پیشکشوں کی ایک اور وجہ اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئی) کے لیے مارکیٹ میں سیالیت کی قدرے سخت صورت حال تھی۔ اگرچہ مختصر مدت کے اجارہ صکوک متعارف کرائے جانے سے اس خلا کو پُر کرنے میں مدد ملی، تاہم کم ڈپازٹس کی وجہ سے مارکیٹ بلند نفع کمانے کے موقع سے فائدہ نہیں اٹھا سکی۔ اس امر کے ہمراہ، بازار زر کے سودوں



Source: State Bank of Pakistan

کردار ادا کیا۔ اول، بیرونی ماکاری کی عدم دستیابی اور اسٹیٹ بینک سے قرضے لینے پر پابندی کی وجہ سے حکومت نے اپنی ماکاری ضروریات پوری کرنے کے لیے زیادہ تر کمرشل بینکوں پر انحصار کیا۔ دوم، حکومت نے بیرونی قرضوں کی خالص واپسی کی، جو روپوں میں ایک ٹریلیں روپے سے زائد ہیں، جس سے بین الینک منڈی سے سیالیت ختم ہو گئی۔ سوم، بڑھتی ہوئی معاشی غیر یقینی صورت حال اور مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے زیر گردش کرنسی میں بڑی وسعت آئی، جو مالی سال 22ء میں 662.5 ارب روپے کی نسبت مالی سال 23ء میں تقریباً 1.6 ٹریلیں روپے تک بڑھ گئی۔ آخراً، رسدی اعتبار سے مالی سال 23ء میں کمرشل بینکوں کے ڈپازٹ مجتمع ہونے سے خاصی پستی آئی۔

اسٹیٹ بینک نے مذکورہ بالا عوامل کی وجہ سے بین الینک سیالیت کی صورت حال پر نمایاں دباؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے، سات روزہ اور بازار زر کے طویل مدتی سودوں کے ذریعے سیالیت فراہم کی۔ مالی سال 23ء میں بازار زر سودوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک دگنے سے زائد بڑھ کر 5823.7 ارب روپے تک پہنچ گیا جو مالی سال 22ء میں 2495.4 ارب روپے تھا۔ مالی سال 23ء میں 63 دن اور 77 دن کے بازار زر کے طویل مدتی سودوں کا مجموعی سیالی ادخالات میں حصہ خاصا بڑھ کر 56.8 فیصد تک پہنچ گیا، جو گذشتہ سال 5.0 فیصد تھا۔

مارکیٹ کی بلند سیالی ضروریات پوری کرنے کے لیے بازار زر کے ان طویل مدتی سودوں کے تعدد اور حجم میں بڑی حد تک اضافہ ہوا۔ مالی سال 23ء میں اسٹیٹ بینک نے مجموعی طور پر بازار زر کے 41 طویل مدتی سودوں کے ذریعے 32.5 ٹریلیں روپے کا ادخال کیا، اس کی نسبت مالی سال 22ء میں بازار زر کے 9 طویل مدتی سودوں کے ذریعے 5.7 ٹریلیں روپے کا ادخال کیا گیا تھا۔ چنانچہ،

حکومت نے وی آر آر سے اپنے عرصیت کے خالص ہدف کی مد میں صرف 61.1 فیصد اور ایف آر آر سے 32.5 فیصد رقم مجتمع کی۔

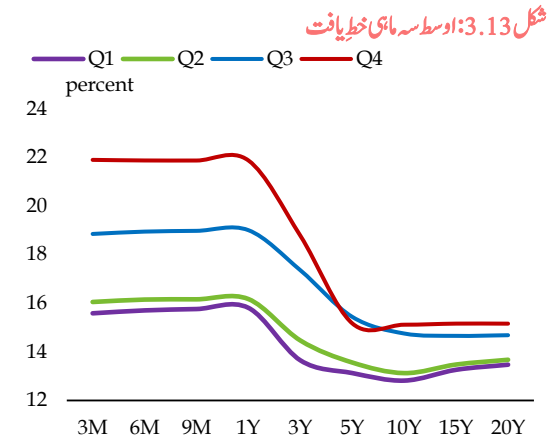
دریں اثنا، شرح سود میں اضافے کے ہمراہ مہنگائی کی بلند توقعات، معاشی غیر یقینی صورت حال، بیرونی شعبے کی کمزوریوں اور ماکاری کے محدود موقعوں نے خط یافت کو اوپری جانب موڑ دیا (شکل 3.13)۔ اس کے نتیجے میں ثانوی مارکیٹ کی یافتوں اور پالیسی ریٹ کے درمیان تفاوت میں اضافہ ہوا، بالخصوص، مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں۔ مثلاً، سالانہ تمسکات کے لیے پالیسی ریٹ اور یافتوں کے درمیان اوسط سہ ماہی تفاوت بڑھ کر 132.5 بی پی ایس، ششماہی کے لیے 126.7 اور سہ ماہی تمسکات کے لیے 102.4 تک پہنچ گیا۔

مجموعی زمرے میں، پالیسی ریٹ میں کل 825 بی پی ایس اضافے کے رد عمل میں سہ ماہی تمسک کی یافت 767 بی پی ایس بڑھی، جبکہ ششماہی اور سالانہ تمسکات کے لیے بالترتیب 772 بی پی ایس اور 763 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔ دوسری جانب مالی سال 23ء کے دوران طویل مدتی آلات کی یافت میں اضافہ نسبتاً کم رہا، جس میں 5 سالہ بانڈز میں 315 بی پی ایس، 10 سالہ بانڈز میں 240 بی پی ایس اور 20 سالہ بانڈز میں 178 بی پی ایس کا اضافہ ہوا، جو طویل مدت میں زری پالیسی میں نرمی آنے کا اشارہ ہے۔

بین الینک سیالیت

گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 23ء میں بین الینک زری مارکیٹ کی سیالیت کی ضروریات کافی زیادہ رہیں۔ سیالیت کی بڑھتی ہوئی مانگ میں کئی عوامل نے

تاہم، مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کی نسبت مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں شبینہ ریپوریٹ کی زد پذیری پست تھی (شکل 3.15)۔ مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ اور حکومت کی بڑھتی ہوئی قرضوں کی ضروریات کی روشنی میں شرح سود میں اضافے کے حوالے سے مارکیٹ کی توقعات نے شبینہ ریپوریٹ میں بلند زد پذیری پیدا کر دی۔ دوسری جانب مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں مارکیٹ کو پالیسی ریٹ میں کمی یا برقرار رہنے کی توقع تھی، مالی سال 23ء کی چوتھی سہ ماہی میں بیشتر وقت پالیسی ریٹ 21 فیصد پر رہا، جس کے نتیجے میں بھی پالیسی ریٹ سے انحراف کم ہی ہوا۔



بازار زر کے طویل مدتی سودوں کے ذریعے فراہم کی جانے والی سیالیت مارکیٹ کی ضروریات سے زیادہ تھی، اس لیے مالی سال 23ء میں بیشتر اوقات (125 ایام) شبینہ ریپوریٹ پالیسی (ہدف) ریٹ سے کم رہے (شکل 3.14)۔ دریں اثنا، پچھلی سہ ماہی کے علاوہ، مالی سال 22ء کی نسبت مالی سال 23ء کے دوران زری منڈی میں شبینہ ریپوریٹ زیادہ اتار چڑھاؤ کا شکار رہا۔¹² مالی سال 22ء میں شبینہ ریپوریٹ بیشتر اوقات پالیسی ریٹ سے متجاوز رہا، جس کی وجہ سے سیالیت کی ضروریات میں اضافہ اور مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے زری سختی کی بابت مارکیٹ کی توقعات دونوں ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کو موثر طریقے سے منظم کرنے کے لیے مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی سے شریعت سے ہم آہنگ مضاربہ پر مبنی بازار زر کے ادخالات (صرف انجیشن) کا آغاز کر دیا ہے۔¹⁴ بازار زر کے ان ادخالات ان کا اوسط واجب الادا اسٹاک مالی سال 23 کے دوران تھوڑا سا بڑھ 539.0 ارب روپے ہو گیا جو مالی سال 22 میں 467.3 ارب روپے تھا۔ یہ اضافہ مضاربہ پر مبنی کرنسی مارکیٹ میں سیالیت کی نسبت سخت صورت حال کی نشاندہی کرتا ہے۔

3.4 نجی شعبے کے قرضے

مالی سال 23ء میں نجی شعبے کے قرضوں میں 0.8 فیصد کمی آئی، اس کی نسبت گذشتہ سال اس میں 21.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 3.16)۔ مالی سال 23ء میں متعدد عوامل نے نجی شعبے کے قرضوں کی حوصلہ شکنی کی۔ اول، معاشی سرگرمی کی رفتار میں پالیسی پر مبنی اعتدال نے صنعتوں کی قرضے کی طلب دھیمی کر دی تھی۔ اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کے تزیلی طریقہ کار کو پختہ کرنے کے لیے برآمدی ماکاری اسکیم اور طویل مدتی ماکاری اسکیم کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے بھی منسلک کیا۔¹⁵ مزید برآں، ایک نیا فریم ورک تیار کیا گیا

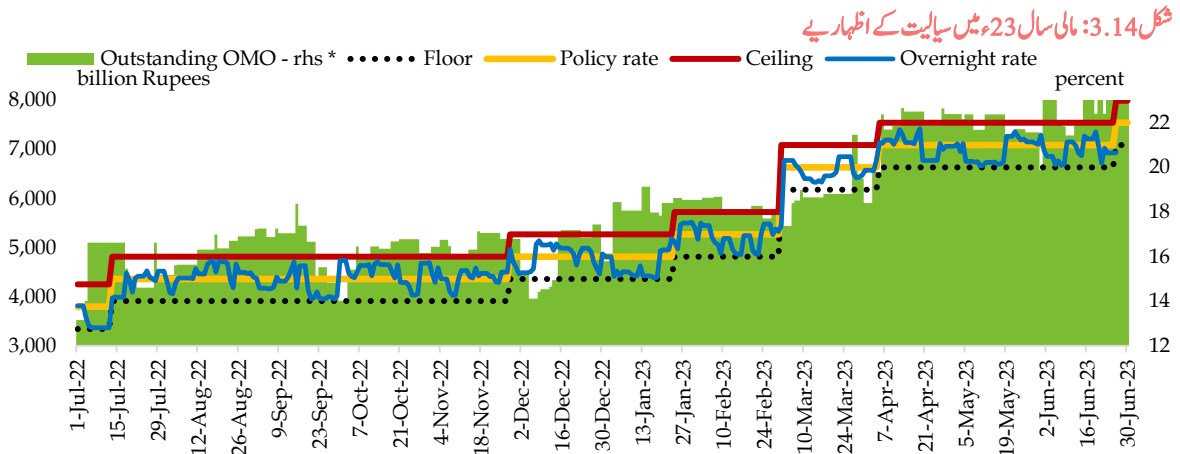
مالی سال 23ء میں لگ بھگ سارا سال اسٹیٹ بینک کو ریڈور کی نجی سطح پر زیادہ سرگرمی سے بھی یہ امر عیاں ہوتا ہے۔¹³ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے بین البینک منڈی سے اضافی سیالیت کے انجذاب کی خاطر 20 مرتبہ بازار زر کے سودوں کا انعقاد کیا، جو گذشتہ سال میں پانچ مرتبہ کیا گیا تھا جبکہ سیالیت کے انجذاب کی غرض سے بازار زر کے ہر ایک سودے کا حجم، مالی سال 22ء کے 178.2 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 23ء میں تقریباً دو گنا ہو کر 336.7 ارب روپے تک پہنچ گیا (جدول 3.4)۔

¹² م 22ء میں 218 بی پی ایس کی نسبت م 23ء میں شبینہ ریپوریٹ کا معیاری انحراف تقریباً 257 بی پی ایس تھا۔

¹³ مجموعی زمروں میں مارکیٹ نے اسٹیٹ بینک کی ریپوریٹ کو 558 بار استعمال کیا اور مالی سال 23ء کے دوران مجموعی طور پر 17.1 ٹریلین روپے لگائے، جبکہ مالی سال 22ء میں 217 مواقع پر 7.3 ٹریلین روپے رکھے گئے تھے۔

¹⁴ فی الحال یہ طریقہ کار صرف اسلامی بینکوں کو ادغام اور ادخالات کے ذریعے یا اسٹیٹ بینک ریپوریٹ (حد) سہولت کے ذریعے مرکزی بینک سے قرض لینے کی اجازت دیتا ہے۔ جبکہ ادغام اور انجذاب اور ایس بی پی ریپوریٹ (مخلی) کی سہولت اسلامی بینکاری اداروں کے لیے دستیاب نہیں ہے۔

¹⁵ اسٹیٹ بینک نے برآمدی ماکاری سہولت کی شرحوں میں اوسطاً (مالی سال 22ء میں تقریباً 4 فیصد) اضافہ کیا اور طویل مدتی ماکاری سہولت (مالی سال 22 میں تقریباً 5 فیصد سے) کی شرح کو مالی سال 23ء میں 13 فیصد سے زائد کر دیا۔ ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11، 7، 6 اور 13 برائے 2022ء، اسٹیٹ بینک۔



Source: State Bank of Pakistan

جدول 3.4: بازار زر کے سودوں کے انجذاب

فی انجذاب اوسط رقم		انجذاب کی کل تعداد		
م س 23ء	م س 22ء	م س 23ء	م س 22ء	
432.9	203.0	6	1	سہ
178.2	47.7	5	2	دو
503.1	-	4	0	سہ
246.7	296.3	5	2	دو
336.7	178.2	20	5	کل

ماخذ: بینک دولت پاکستان

مشکلات اور زرمبادلہ کی رکاوٹوں کی وجہ سے حکومت اور اسٹیٹ بینک نے مالی سال 23ء میں ملکی طلب اور درآمدات پر قابو پانے کے لیے متعدد اقدامات متعارف کرائے، جس سے معاشی سرگرمیوں پر بھی اثر پڑا اور بالآخر نجی شعبے کے قرضے متاثر ہوئے۔ بالخصوص، زیر جائزہ مدت میں خام مال کی دستیابی میں رکاوٹوں کے نتیجے میں ایشیا سازی کے مختلف کاروبار بشمول ٹیکسٹائل، گاڑیوں اور صاف شدہ پیٹرولیم مصنوعات کے شعبے جزوی طور پر بند ہو گئے۔¹⁷ مالی سال 23ء کے دوران مکمل استعداد بروئے کار لانے میں کمی نے بھی اس میں اضافہ کیا (شکل 3.18)۔

ہے، جس کے تحت دو سب سے بڑی نو مالکاری اسکیموں (ای ایف ایس اور ایل ٹی ایف ایف) میں اسٹیٹ بینک کی آپریشنل شمولیت جولائی 2023ء سے شروع ہونے والی 5 سالہ عبوری مدت کے اختتام پر ختم ہو جائے گی۔¹⁶ جون 2022ء کے بعد سے نو مالکاری اسکیموں کے تحت قرضے عروج پر پہنچ گئے ہیں، جبکہ جون 2023ء تک ای ایف ایف ایس کے تحت واجب الادا رقم 5.4 فیصد گھٹ کر 688.4 ارب روپے رہ گئی، جو جون 2022ء تک 728.1 ارب روپے تھی (شکل 3.17)۔

یہ کمی بنیادی طور پر جاری سرمائے کے قرضوں کی وجہ سے آئی، جبکہ معین سرمایہ کاری قرضوں کی نمو میں کمی آئی۔ مالی سال 23ء میں اسٹیٹ بینک کے قرض گاری سروز کے مطابق قرضوں کی مجموعی طلب میں کمی کئی عوامل کی وجہ سے ہوئی جن میں اہمتر معاشی صورت حال، سیاسی غیر یقینی صورت حال اور قرضوں کی بڑھتی ہوئی لاگت شامل ہیں۔ گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 23ء میں قرضوں کی پست طلب بھی بینکوں کو موصولہ قرضوں کی درخواستوں کی مجموعی تعداد میں 5.1 فیصد کمی سے مطابقت رکھتی ہے۔

طلب کے لحاظ سے، ملکی معاشی سرگرمیوں اور تعمیرات میں سست روی قرضوں کے حجم میں نمایاں کمی پر منتج ہوئی۔ مزید برآں، سیلاب سے متعلق

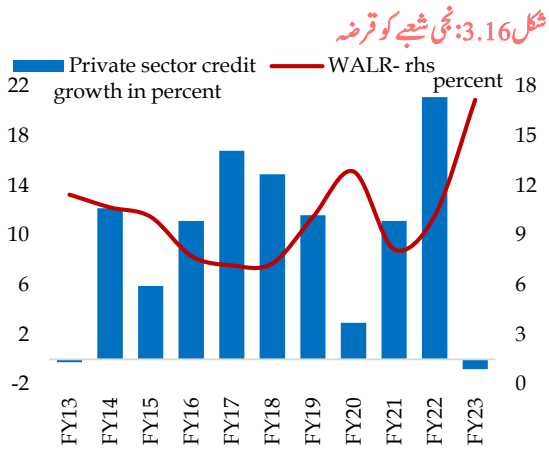
¹⁶ ماخذ: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (2023ء)۔ کنٹری رپورٹ نمبر 260/23، واشنگٹن ڈی سی: آئی ایم ایف

¹⁷ ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکس چینج، نشاط چوہان لمیٹڈ

(www.dps.psx.com.pk/download/document/199808.pdf); Crescent Fibres Ltd. (www.dps.psx.com.pk/company/CFL); Pak Suzuki Motor

Company Ltd. (www.dps.psx.com.pk/download/document/205072.pdf); Indus Motor Company Ltd.

(www.dps.psx.com.pk/download/document/207293.pdf); Attock Refinery Ltd. (www.dps.psx.com.pk/download/document/207869.pdf)

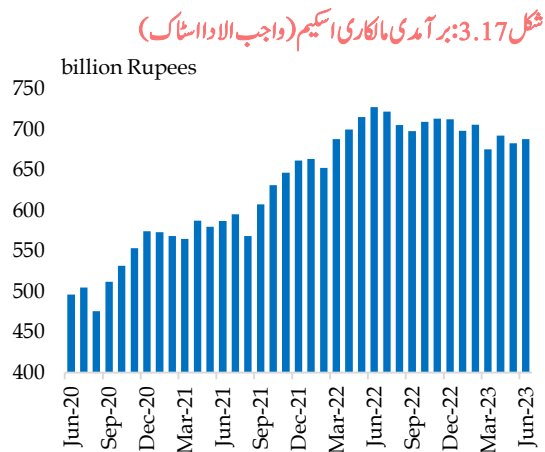


Source: State Bank of Pakistan

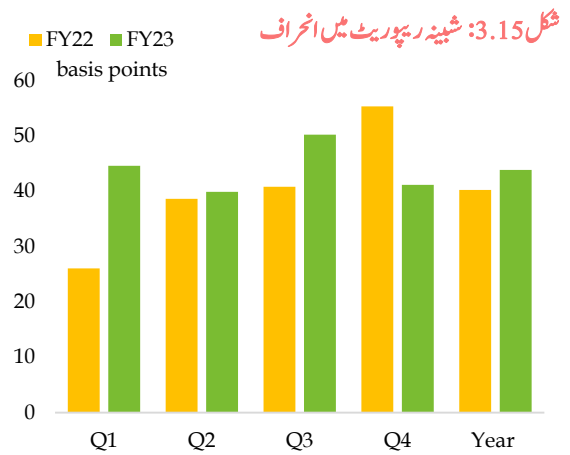
چہارم، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے، برآمدی مالکاری کی شرحوں کو پالیسی ریٹ کے ساتھ منسلک کرنے سے ای ایف ایس کی شرح مالی سال 22ء میں تقریباً 4 فیصد کی نسبت مالی سال 23ء میں بڑھ کر اوسطاً 13 فیصد سے زائد تک پہنچ گئی، جس کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ قرضوں میں کمی آگئی ہو۔ ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی کی عکاسی بھی غیر فعال قرضوں کے مجموعی اضافے سے ہوتی ہے (شکل 3.20)۔

ذخائر کی سطح بڑھنے کے ہمراہ دیگر گوں مالی صورت حال نے پیٹرو لیوم مصنوعات کی صفائی کے لیے جاری سرمائے کی طلب بڑھادی

صاف شدہ پیٹرو لیوم مصنوعات کا شعبہ اُن شعبوں میں شامل ہے، جنہوں نے گزشتہ برس کی نسبت قرضوں کا زائد استعمال کیا۔ قرضوں میں اس اضافے کو



Source: State Bank of Pakistan



Source: State Bank of Pakistan

طلب و رسد کے ملے جلے عوامل سے ٹیکسٹائل شعبے کے جاری سرمائے کے قرضوں کا استعمال کم ہو گیا مالی سال 23ء میں ٹیکسٹائل شعبے کے قرضے کم ہو کر 55.9 ارب روپے رہ گئے، جو گزشتہ سال 237.7 ارب روپے تھے (جدول 3.6)۔ اس کمی میں متعدد عوامل کار فرما رہے۔ اول، ملکی اور بین الاقوامی دونوں منڈیوں میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی مجموعی طلب متاثر ہوئی ہے، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت جولائی تا مارچ مالی سال 23ء میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی مقامی اور برآمدی فروخت میں سُت روی سے مطابقت رکھتی ہے (شکل 3.19)۔ عالمی محاذ پر، لاگت حیات اور رہن کی شرح کے باعث سُت معاشی سرگرمی نے ملک کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب کو متاثر کیا ہے، جس کی عکاسی اس مدت میں اہم ٹیکسٹائل مصنوعات کے پست برآمدی حجم سے ہوتی ہے (باب 6)۔ دوم، اس کے ساتھ ساتھ 30 جون 2022ء کے بعد سے ٹیکسٹائل صنعت علاقائی مسابقتی توانائی ٹیرف (آرسی ای ٹی) کے خاتمے سے بھی متاثر ہوئی۔¹⁸

سوم، سیلاب نے کپاس کی فصل کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا، جو مالی سال 23ء میں 41.0 فیصد کم ہو گئی۔¹⁹ مالی سال 23ء میں ٹیکسٹائل صنعت کو ملکی کپاس کی پست دستیابی سوتی دھاگے اور سوتی کپڑے (اہم ٹیکسٹائل ایشیا) کی پیداوار میں بالترتیب 22.1 فیصد اور 12.4 فیصد کمی لانے کا بنیادی محرک بنی، جس کی وجہ سے صنعت نے بھی کم قرضوں حاصل کیے۔

¹⁸ ماخذ: ایچ ایم اے پریس ریلیز بتاریخ 21 جولائی 2022ء، (www.apmta.org.pk/wp-content/uploads/2023/08/16.-21st-July-2022.pdf)

¹⁹ ماخذ: وزارت خزانہ (2022-23ء)۔ پاکستان اقتصادی سروے۔ اسلام آباد: وزارت خزانہ

جدول 3.5: پست معاشی سرگرمیوں کے باعث قرضے کی طلب میں مست روی

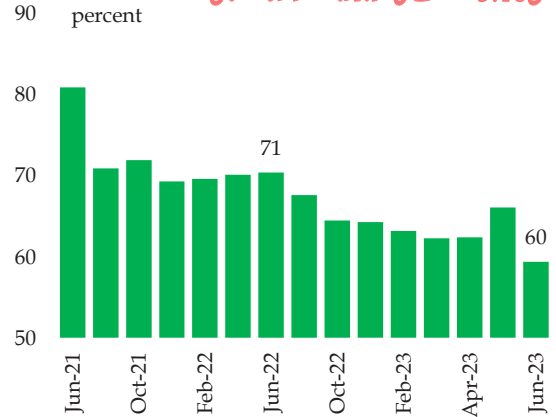
عمومی فیصد میں	م س 22ء	م س 23ء
پیداواری لاگت		
شرح مبادلہ* (روپے/ڈالر)	-9.8	-28.5
بجلی کے نرخ	22.6	25.6
اینڈرھن کی ملکی قیمتیں	37.8	62.0
کپاس کے نرخ	69.1	8.8
گنے کے نرخ	13.6	27.5
تعمیراتی سازوسامان	11.4	32.5
معاشی سرگرمیاں		
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	11.7	-10.3
کاروں کی فروخت	54.9	-58.7
پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت	14.4	-26.5
سینٹ کی ترسیل	-1.0	-16.0
سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام	33.5	17.1
ترسیلات زر	6.2	-13.6

* بینک کی رواں یومیہ اوسط شرح مبادلہ

ماخذات: اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، پابا، عالمی بینک

مالی سال 23ء میں غیر اشیا سازی کے شعبوں میں، تھوک اور خوردہ تجارتی اداروں نے 73.6 ارب روپے کے قرضے واپس کیے جبکہ گذشتہ سال 64.3 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ گذشتہ سال یہ اضافہ بڑی آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سیز) کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد کے لیے بلند قرض گیری کے سبب ہوا تھا۔ تاہم، مالی سال 23ء کے دوران معاشی سرگرمیاں مجموعی طور پر دھیمی ہونے وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات کی طلب پست ہوئی، جس کے باعث آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے اپنے قرضے واپس کیے (جدول 3.5)۔²³ مزید یہ کہ مالی سال 23ء میں قرضوں کی واپسی کھادوں کے تھوک کاروباری اداروں طرف سے دیکھنے میں آئی، کیونکہ عالمی منڈی میں ڈی اے پی، کی قدرے پست قیمتوں کے باعث تھوک فروخت کے اداروں

شکل 3.18: صنعت کی موجودہ استعداد کا استعمال



Source: Business Confidence Survey, State Bank of Pakistan

شعبے کی خراب مالی صورت حال سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کچھ بڑی آئل ریفائنریوں نے ذخائر کی بلند سطح کے انتظام کی خاطر اپنے ڈسٹیلیشن یونٹس عارضی طور پر بند کر دیے تھے، جو مالی سال 23ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی طلب میں کمی کے سبب 66.0 فیصد تک بڑھ گئے تھے۔^{21،20}

تعمیراتی سرگرمیوں میں مست روی کے باعث لوہے اور فولاد کے شعبے نے قرضوں کی خالص واپسی کی

لوہے اور فولاد کے شعبے کی جانب سے 37.6 ارب روپے کی خالص واپسی کی بنا پر جاری سرمائے کے قرضوں میں سب سے بڑی کمی آئی، جبکہ گذشتہ سال 32.4 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ جس سے سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیوں میں مست روی کی عکاسی ہوتی ہے، جس نے لوہے اور فولاد سمیت تعمیرات سے وابستہ شعبوں کی طلب گہنادی۔ یہ امر سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں کے مصارف کی شرح میں کمی سے عیاں ہوتا ہے، جو مالی سال 22ء میں 33.5 فیصد سے گھٹ کر مالی سال 23ء میں 17.1 فیصد رہ گئے۔ مزید برآں، آمدنی میں کمی، ترسیلات زر میں کمی، فصلوں کے نقصانات اور معاشی سرگرمیوں میں عمومی گراؤ نے نجی شعبے کی تعمیراتی سرگرمیوں کو مست روی سے دوچار کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ، درآمدی رکاوٹوں اور تعمیراتی سازوسامان کی کم دستیابی نے بھی اس شعبے کی قرضوں کی ضروریات کو متاثر کیا۔²²

²⁰ ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکسچینج

www.dps.psx.com.pk/download/document/207869.pdf

²¹ ماخذ: ایس بی پی، سہ ماہی مالی گوشواروں کا تجزیہ برائے منتخب فہرستی غیر مالی کمپنیاں، 31 مارچ، 2023ء

²² گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 23ء میں فولاد سازی میں 5.1 فیصد کمی آئی۔

²³ مالی سال 23ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 26.5 فیصد سال بسال کمی درج کی گئی۔ اسی طرح سال کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں بھی 38.4 فیصد کمی آئی۔

معیّن سرمایہ کاری	مجموعی قرضے*		جاری سرمایہ**		معیّن سرمایہ کاری
	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	
نجی شعبے کے کاروبار	1215.5	31.1	698.8	-145.0	451.4
اشیاء سازی	903.0	89.4	610.0	-39.9	279.6
ٹیکسٹائل	364.1	95.2	237.7	55.9	122.2
صاف شدہ پٹرولیم مصنوعات	2.9	47.2	4.4	45.4	-1.5
بنیادی دواسازی کی مصنوعات	11.0	17.3	9.2	15.7	0.0
سینٹ، چونا اور پلاسٹر	42.6	36.5	7.9	9.9	34.3
ملبوسات	53.8	10.4	42.8	5.9	8.9
چاول کی پروسیسنگ	33.1	3.3	27.2	4.7	5.7
نباتی اور جانوروں کے تیل اور چربی	6.2	1.9	4.4	0.8	1.5
شکر	47.3	-12.3	49.2	-1.2	-1.9
کھاد	-1.5	-8.4	-9.9	-6.1	8.4
گازیاں	29.9	-12.8	18.2	-13.0	10.7
کانڈ اور کانڈمی مصنوعات	40.9	3.9	24.9	-15.9	16.0
خام کیمیائی اجزاء	31.0	-3.9	24.4	-20.5	6.6
بنیادی لوہا اور فولاد	44.2	-35.5	32.4	-37.6	11.8
ٹیلی مواصلات	91.2	63.2	-4.3	14.9	95.4
زراعت، جنگلات اور ماہی گیری	34.2	17.9	19.2	-6.2	13.9
تعمیرات	33.9	1.9	-0.4	9.4	-4.4
ریئل اسٹیٹ کی سرگرمیاں	6.2	-0.8	0.7	0.7	0.7
کان کنی اور کوہ کنی	-3.1	14.4	-8.6	16.9	5.5
بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم	58.8	-47.6	17.2	-41.8	41.7
ٹرانسپورٹ اور محفوظ ذخیرہ کاری	13.5	-8.4	10.0	-2.3	2.9
تھوک اور خوردہ تجارت	69.3	-69.9	64.3	-73.6	2.7

* تعمیراتی مالکاری کے زمرے میں م 22ء اور م 23ء میں مجموعی قرضے بشمول خالص قرضے بالترتیب 65.3 ارب روپے اور 2.3 ارب روپے رہے۔ نجی شعبے کے کاروباری اداروں میں شعبہ جاتی تطبیق کے باعث قرضوں کے اعداد و شمار جون 2020ء سے ترمیم شدہ ہیں، (ملاحظہ کریں، آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 28 برائے 2020ء)۔ چنانچہ اس جدول میں ضروری نہیں مجموعی قرضے جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں کے مجموعے کے برابر ہوں؛ ** جاری سرمائے میں تجارتی مالکاری شامل ہے۔

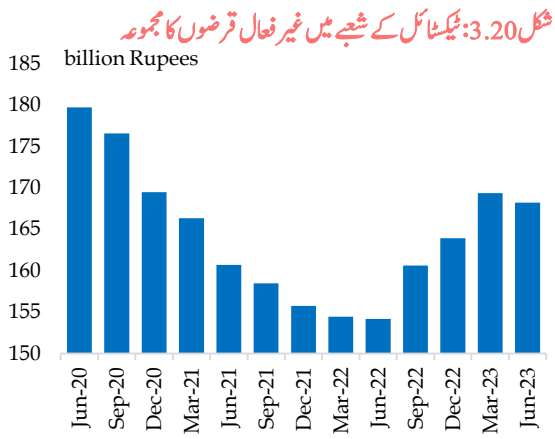
ماخذ: بینک دولت پاکستان

ششماہی میں مرکز تھا، دوسری ششماہی میں اسٹیٹ بینک کی رعایتی فنانشنگ اسکیموں (ایل ٹی ایف اور ٹی ای آر ایف) کے تحت تقسیم کی رفتار کم ہوگئی (شکل 3.21)۔ درحقیقت، مجموعی فلکسڈ انویسٹمنٹ قرضوں میں ایل ٹی ایف اور ٹی ای آر ایف کی تقسیم کا حصہ مالی سال 22 میں 15.0 فیصد سے گھٹ کر مالی سال 23 میں 5.6 فیصد ہو گیا (شکل 3.22)۔

کی قرضوں کی ضروریات سکڑ گئیں۔²⁴ دریں اثنا، ڈی امونیم فوسفیٹ (ڈی اے پی) کی درآمدات میں 63.5 فیصد کمی سے قرضوں کی پست طلب واضح ہوتی ہے۔

معین سرمایہ کاری قرضوں کا تسلسل ٹوٹ گیا
فلکسڈ انویسٹمنٹ قرضے مالی سال 23 میں کم ہو کر 173.8 ارب روپے رہ گئے جو گزشتہ سال 451.4 ارب روپے تھے۔ پورا اضافہ مالی سال 2023 کی پہلی

²⁴ مالی سال 23ء عالمی منڈی میں ڈی اے پی کی اوسط قیمتوں میں 13.6 فیصد کمی آئی۔ (ماخذ: عالمی بینک)



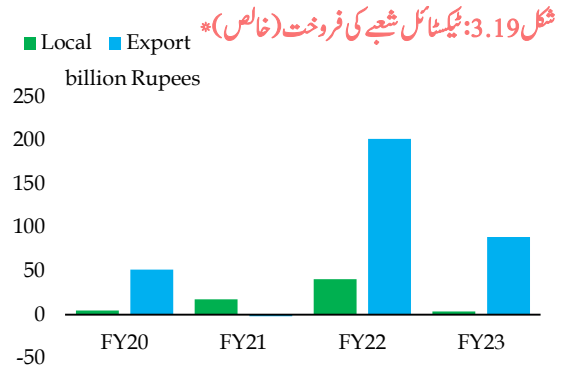
مالی سال 23ء کے دوران ایشیا سازی کے شعبے میں ٹیکسٹائل شعبہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں غالب رہا، جس نے 40.3 ارب روپے کے قرضے لیے، اس کی نسبت گذشتہ سال کے دوران یہ حجم 122.2 ارب روپے تھا۔ ٹیکسٹائل فرموں نے پیداواری استعداد بڑھانے اور قرضوں کی تشکیل نو کرنے کے لیے قرضے لیے۔

ٹیکسٹائل کے علاوہ، ایشیا سازی کے شعبے میں سینٹ کی صنعت کی طویل مدتی قرض گیری قابل ذکر تھی۔ بڑے سینٹ سازوں نے استعداد کاری اور قابل تجدید توانائی کے ذرائع میں سرمایہ کاری کی خاطر طویل مدتی قرضے لیے۔²⁶

مالی سال 23 کے دوران غیر ایشیا ساز شعبے میں ٹیلی کام شعبے نے 48.3 ارب روپے کے معین سرمایہ کاری قرضے حاصل کیے، اس کی نسبت گذشتہ سال یہ حجم 95.4 ارب روپے تھا۔ بڑی ٹیلی کام فرم نے استعداد کاری کے ساتھ ساتھ اپنی مکمل ملکیت والے ذیلی ادارے میں ایکویٹی کا ادخال کرنے کے لیے سٹریٹجک مالکاری حاصل کی۔

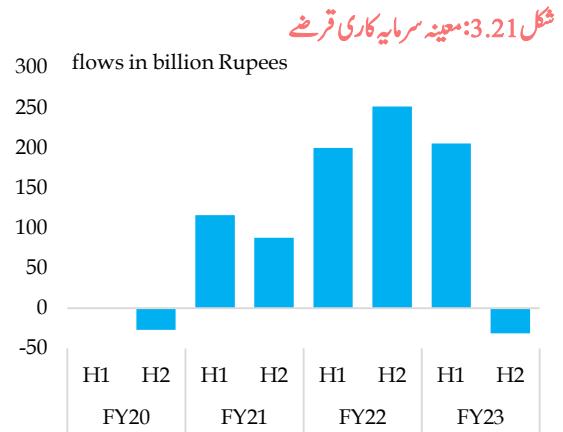
صارفی مالکاری میں کمی آگئی

مالی سال 23ء میں صارفین کے قرضوں میں 40.4 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی، اس کی نسبت گذشتہ سال یہ حجم 192.2 ارب روپے تھا (جدول 3.7)۔ اگرچہ تمام شعبوں میں صارفین کو دیے جانے والے قرضے دھیمے نظر آتے ہیں، لیکن سب سے بڑی کمی گاڑیوں کے قرضوں میں



Source: State Bank of Pakistan- quarterly financial statement analysis of selected listed non-financial companies

طویل مدتی مالکاری اسکیم کے تحت قرضوں کی تقسیم میں کمی کو اسٹیٹ بینک کی جانب سے طویل مدتی مالکاری اسکیم کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کیا جاسکتا ہے، جس کا مقصد زری ترسیل کو توانا کرنا ہے، کیونکہ طویل مدتی مالکاری اسکیم کے تحت مالکاری کی شرح مالی سال 22ء میں 5.3 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 23ء میں اوسطاً 13.7 فیصد تک پہنچ گئی۔ دریں اثنا، ٹی ای آر ایف کے تحت رقوم کی تقسیم میں سست روی کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ اسکیم کی عرصیت مارچ 2021ء میں مکمل ہو چکی تھی، جس کے بعد مزید مالکاری کی کوئی حد دستیاب نہیں تھی۔ منظور شدہ رقوم میں سے بیشتر رقم مالی سال 22ء میں فراہم کی جا چکی ہے۔²⁵

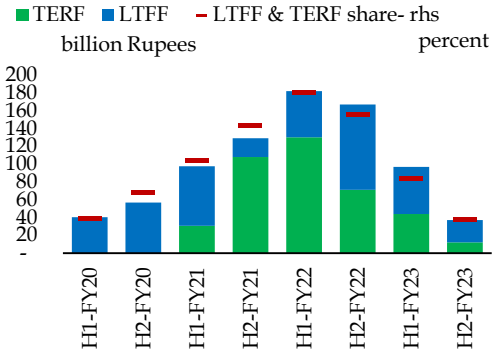


Source: State Bank of Pakistan

²⁵ آخر جون 2023ء میں معاشی نو مالکاری کی عارضی سہولت (فر) کے تحت نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو 436 ارب روپے کی کل منظور شدہ رقم میں 394 ارب روپے (90 فیصد سے زائد) کے قرضے لیے۔

²⁶ برائے تفصیلات دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی ششماہی رپورٹ کا باب 3۔

شکل 3.22: طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) اور عارضی نو مالکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت مجموعی تقسیم



Source: State Bank of Pakistan

جدول 3.7: صارفی مالکاری

بہاؤ ارب روپے میں	م 23ء	م 22ء	م 21ء
مجموعی صارفی قرضے	-40.4	192.2	174.0
کریڈٹ کارڈز	21.0	17.7	12.0
ہاؤس بلڈنگ	11.6	97.1	23.8
ذاتی قرضے	1.2	16.4	43.0
صارفی پائیدار اثاثہ	0.0	1.2	-1.8
گاڑیوں کے قرضے	-74.1	59.7	97.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

دکھائی دی۔

گاڑیوں کے قرضوں کے علاوہ تعمیراتی شعبے میں سست روی کے باعث ہاؤس بلڈنگ قرضوں میں بھی کمی آئی۔ مالی سال 23ء کے دوران ہاؤس بلڈنگ قرضوں کا حجم کم ہو کر 11.6 ارب روپے رہ گیا، جو مالی سال 22ء میں 97.1 ارب روپے تھا۔

3.5 مہنگائی

مالی سال 22ء کی 12.2 فیصد کی نسبت مالی سال 23ء میں عمومی اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 29.2 فیصد تک پہنچ گئی۔ مہنگائی میں اضافہ وسیع البینا تھا، جس میں غیر تلف پذیر غذائی اشیاء کا حصہ سب سے زیادہ ہے، اس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی اور توانائی گروپ کا نمبر آتا ہے (جدول 3.8)۔ مختلف ملکی اور عالمی رسدی دھچکوں میں یہ عوامل شامل ہیں (i) سیلاب کی وجہ سے ملک میں غذائی قلت؛ (ii) توانائی کی قیمتوں میں اضافہ؛ (iii) شرح مبادلہ میں کمی، اور (iv) خام مال کی قلت کی وجہ سے ملکی رسد میں رکاوٹیں پیدا ہونا۔ مزید برآں، سال کے دوران ملکی بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال نے بھی قیمتوں کے دباؤ کو بڑھا دیا۔

مجموعی صارفی قرضوں میں کمی کے رجحان کو بنیادی طور پر قرض کی بلند لاگت سے منسوب کیا گیا، جیسا کہ مالی سال 23ء میں بہ وزن اوسط شرح قرض گاری اوسطاً بڑھ کر 17.5 فیصد تک پہنچنے سے ظاہر ہوتا ہے، اس کی نسبت یہ شرح گذشتہ سال 10.2 فیصد تھی (شکل 3.23)۔ بلند شرح ہائے سود کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابطی اقدامات نے گاڑیوں کی مالکاری کو بھی محدود کر دیا۔ اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2021ء اور بعد ازاں مئی 2022ء میں صارفی مالکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط میں متعدد ترامیم متعارف کروائیں، جن کا مقصد ڈاؤن پیمنٹ کی شرط میں اضافے اور گاڑیوں کی مالکاری کی زیادہ سے زیادہ مدت میں کمی کر کے ان قرضوں کو اعتدال میں لانا تھا۔²⁷ مزید برآں، مئی 2022ء میں بینکوں کو بلند مالیت کی 25 سرمایہ جاتی اشیاء بشمول مکمل ساختہ گاڑیوں کے لیے ایل / سیز کھولتے وقت اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری لینا ضروری تھا۔²⁸

اس کے ساتھ ساتھ گاڑی سازوں نے پیداواری لاگت بڑھنے کے باعث کاروں کی قیمتیں بڑھا دیں، جس نے گاڑیوں کی طلب مزید کم کر دی۔ اسی کے تحت گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 23ء میں کاروں کی فروخت میں 58.7 فیصد کمی آئی۔

²⁷ ستمبر 2021ء میں جاری کردہ محتاطیہ ضوابط میں یہ شامل ہیں: (1) گاڑیوں کی مالکاری سہولت کی زیادہ سے زیادہ مدت کو سات سال سے کم کر کے پانچ سال کرنا؛ (ii) تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے انفرادی طور پر زیادہ سے زیادہ 30 لاکھ روپے حاصل کرنے کی اجازت ہے؛ (iii) گاڑیوں کی مالکاری کے لیے کم از کم ڈاؤن پیمنٹ کو 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا۔ مئی 2022ء میں موجودہ بی آر میں دو اہم ترامیم متعارف کرائی گئیں: (1) گاڑیوں کی مالکاری سہولت کی زیادہ سے زیادہ مدت 1000 سی سی سے زیادہ گاڑیوں کے لیے 5 سال سے کم کر کے 3 سال اور 1000 سی سی تک کی گاڑیوں کے لیے 7 سال سے کم کر کے 5 سال کر دی گئی۔ اور (ii) پہلے جاری کردہ محتاطیہ ضوابط کا اطلاق تمام مقامی طور پر اسمبل / تیار شدہ گاڑیوں کے لیے فنانسنگ پر ہو گا۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک، بی پی آر ڈی سرکلیر نمبر 29 آف 2021 اور بی پی آر ڈی سرکلیر نمبر 19-2022۔

²⁸ ماخذ: اسٹیٹ بینک (www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL9.htm)

اشیا	شہری					دیہی				
	وزن*	شش 1م 23ء	شش 2م 23ء	شش 3م 23ء	شش 4م 23ء	وزن*	شش 1م 22ء	شش 2م 22ء	شش 3م 22ء	شش 4م 22ء
صارف اشاریہ قیمت	100.0	23.1	30.4	11.8	26.8	100.0	27.9	37.0	12.6	32.6
غذا اور نان اکل مشروبات	30.4	30.7	42.8	13.7	37.0	40.9	33.9	47.9	13.2	41.2
تلف پذیر غذائیں	4.5	45.6	38.2	7.5	41.8	5.8	49.9	42.6	9.0	46.1
غیر تلف پذیر غذائیں	26.0	28.2	43.5	14.7	36.2	35.1	31.4	48.7	13.9	40.5
گندم	0.6	48.6	83.4	10.9	66.8	3.5	46.6	86.7	9.2	67.6
گندمی آنا	3.0	31.2	81.1	16.0	56.7	3.4	28.8	75.4	15.9	52.8
کونگ آئل	1.1	56.2	36.6	49.9	45.1	0.6	56.5	28.7	55.4	40.6
گوشت	2.0	24.5	19.9	20.7	22.1	1.7	24.7	19.8	21.0	22.1
تازہ دودھ	7.1	26.9	33.8	12.5	30.5	2.1	26.1	37.5	11.0	32.0
بنائی گئی	1.0	51.9	28.6	50.4	38.8	0.6	55.9	26.0	52.6	38.8
دال سورا	0.2	65.8	20.2	32.1	40.0	0.1	72.4	24.1	31.1	45.0
چائے پتی	0.8	42.4	94.8	8.2	69.5	1.3	38.8	87.5	7.7	64.0
کپڑے اور جوتے	8.0	18.1	19.7	10.8	18.9	1.5	16.3	20.8	9.9	18.6
اقامت، بجلی، گیس	27.0	10.8	12.2	9.6	11.5	3.0	19.1	19.6	13.5	19.4
بجلی کے چارجز	4.6	31.4	19.9	22.6	25.6	1.2	31.4	19.9	22.6	25.6
گھریلو آرام و آرائشی اشیا	4.1	24.9	38.0	11.9	31.7	1.3	26.3	38.6	13.7	32.8
صحت	2.3	12.7	18.4	9.7	15.6	0.4	16.6	19.4	9.0	18.0
ٹرانسپورٹ	6.1	53.1	43.9	24.4	48.1	3.3	57.2	46.0	23.4	51.1
گازوں کا ایندھن	2.9	70.5	55.1	37.5	62.0	2.3	73.4	58.1	37.1	64.9
مواصلات	2.4	1.5	6.9	3.2	4.2	0.1	1.3	2.6	1.0	2.0
تفریح اور ثقافت	1.7	22.9	58.7	8.3	41.2	0.6	27.8	59.2	9.3	44.0
تعلیم	4.9	10.6	7.3	4.9	8.9	0.4	9.9	15.3	4.5	12.6
ریستوران اور ہوٹل	7.4	28.5	38.8	12.7	33.9	2.5	26.7	33.4	12.3	30.2
متفرق اشیا اور خدمات	4.8	22.3	36.4	10.4	29.6	1.5	21.4	36.7	10.9	29.3
غیر غذائی غیر توانائی	53.7	14.1	18.2	8.1	16.2	8.2	17.4	23.5	9.0	20.6

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے

مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے دوران عالمی سطح پر توانائی کی قیمتوں میں کمی کے رجحان کے باوجود مالی سال 23ء میں حکومت کی جانب سے گردشی قرضوں پر قابو پانے اور محصولات میں اضافے کے لیے وسیع تر مالی استحکام کی کوششوں کے نتیجے میں مالی سال 23ء کے دوران متعدد مواقع پر زیر انتظام توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ دوسری جانب غذائی مہنگائی جو مالی سال 23ء میں بڑھ کر 39.0 فیصد تک پہنچ گئی، نے سیلاب اور درآمدی اشیاء کی محدود دستیابی کے ساتھ ساتھ غیر تلف پذیر اشیا کے غذائی گروپ میں کثیر الجہتی ساختی رکاوٹوں کے اثرات کو ظاہر کیا (باکس 3.1)۔

مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں رسدی دھچکوں کے منفی اثرات سے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ ہوا (شکل 3.24)۔ مالی سال 23ء میں غذا اور توانائی کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کا اثر عمومی قیمتوں پر بھی پڑا، جس سے لاگوں میں اضافہ ہوا اور مہنگائی کی توقعات بھی بڑھیں، جس سے تیزی مہنگائی مالی سال 23ء میں کئی سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ یہ امر ملکی طلب میں نمایاں کمی کے باوجود وقوع پذیر ہوا تھا۔

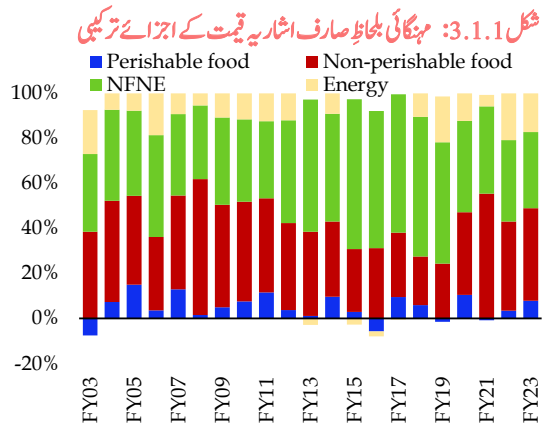
رسد کے جھٹکوں کے اثرات کے علاوہ مالی سال 23ء مہنگائی میں اضافے نے تاخیر شدہ ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے ساتھ ساتھ بڑے اور غیر مستحکم مالیاتی خسارے کے اثرات کی بھی عکاسی کی۔ خاص طور پر توانائی کے شعبے میں مہنگائی جس نے مالی سال 23ء کے دوران مجموعی مہنگائی میں دسویں سے زیادہ حصہ ڈالا، توانائی کے شعبے میں دائمی نقصان کے اثرات کا غماز ہے۔

خاص طور پر دودھ اور اس کی مصنوعات، گندم، تیار غذائی ایشیا اور خوردنی تیل سمیت خراب نہ ہونے والی اشیاء کی قیمتوں میں مسلسل اضافے نے غذائی مہنگائی میں اضافے کا رجحان بڑھایا۔

رصدی قلت اور روپے کی قدر میں کمی نے غذائی مہنگائی بڑھادی دہی اور شہری دونوں علاقوں میں غذائی مہنگائی پچھلے سال کی سطح سے تقریباً تین گنا بڑھ گئی اور مالی سال 23ء کے دوران قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں آدھے سے زیادہ کا حصہ ڈالا۔²⁹

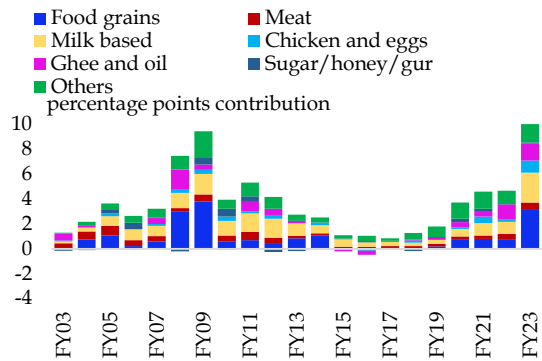
باس 3.1: پاکستان میں غذائی مہنگائی پر قابو پانے کا چیلنج

اسٹیٹ بینک نے مہنگائی کی توہمات اور غذائی توانائی کی قیمتوں کو معیشت کی عمومی مہنگائی پر اثر انداز ہونے سے روکنے کے لیے مجموعی پالیسی ریٹ ستمبر 2021ء کے بعد سے 1500 بی پی ایس بڑھا کر جون 2023ء تک 22 فیصد تک پہنچا دیا۔ تاہم، نرخوں کے وسط تا طویل مدتی استحکام کے لیے ملکی پالیسی کے فنانس، خامیوں اور متعدد شعبوں، جن میں سے ایک غذائی قدری زنجیر ہے، میں ساختی مسائل دور کرنے کی غرض سے کربتہ ہونے کی بھی ضرورت ہے۔ پاکستان میں غذائی قدری زنجیر خاصی کمزور ہے، اور اسے متواتر غذائی درآمدات کے ذریعے عالمی رسدی دھچکے زد پذیر بنا دیتے ہیں۔ مہنگائی کے اجزائے ترکیبی کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ محض غذائی گروپ نے عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں نصف سے زائد حصہ ڈالا، جبکہ مالی سال 23ء میں غیر تلف پذیر غذائی ایشیا غذائی مہنگائی کا اہم محرک بنے رہے۔ (شکل 3.1.1)³⁰



Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations

شکل 3.1.2: غیر تلف پذیر غذائی مہنگائی کے محرکات



Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations

غذائی مہنگائی کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ دو دہائیوں کے دوران غذائی اناج (گندم، گندمی آنا، چاول اور دالیں)، گلہ بانی کی مصنوعات (گوشت اور دودھ)، اور خوردنی تیل اور نباتاتی گھی نے مہنگائی میں بڑا کردار ادا کیا (شکل 3.1.2)۔ کثیر جہتی عوامل ان اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے ذمہ دار ہیں۔ دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ ان میں عالمی موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجز، سچ منڈی اور گلہ بانی کے شعبے پر توجہ کا فقدان، اور غذائی منڈی کی بدانتظامیاں شامل ہیں۔

گلہ بانی کے شعبے کی ترقی میں حائل ساختی رکاوٹیں کم کرنا۔ تازہ دودھ اور گوشت کی قیمتوں نے غذائی مہنگائی میں ایک چوتھائی حصہ ڈالا ہے، جس کا سبب گذشتہ دو دہائیوں میں لائیو اسٹاک مصنوعات کی طلب و رسد میں بڑھتی ہوئی خلیج ہے۔ گذشتہ برسوں کے دوران آمدنی کی سطح میں اضافے کی وجہ سے بڑھتی ہوئی طلب نے صارفین کی ترجیحات تبدیل کر دیں اور گوشت کی درآمدات میں اضافہ ہوا، رسدی اعتبار سے مساوی بہتری نہ ہونے کے باعث ملکی منڈی میں دودھ اور گوشت کی قیمتوں میں بڑی حد تک اضافہ ہوا ہے۔

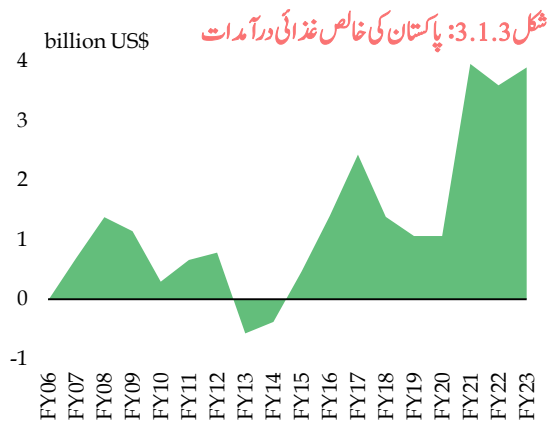
متعدد عوامل نے ملک میں گلہ بانی کے شعبے کی ترقی کے امکانات کو جکڑ لیا۔ پاکستان میں گلہ بانی زیادہ تر ایک غیر رسمی سرگرمی ہے، جسے غذائیت سے بھرپور چارے کی کمی اور توسیعی خدمات کے فقدان کے پیش نظر مویشیوں کی پرورش کے ناقص طریقوں سے منسوب کیا جاتا ہے،³¹ اس کی وجہ سے دودھ اور گوشت کی پیداوار عالمی اوسط سے کم ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مکمل طور پر نشوونما پانے والی دیسی نسلوں پر حد سے زیادہ انحصار، ڈیری کاروبار شروع کرنے اور چلانے کی بلند لاگت، چارے کی موسمی کی، مویشیوں میں وبائی بیماریوں کا پھیلاؤ، ناکافی قدری زنجیر، لائیو اسٹاک مصنوعات کی نرخ سازی کا ناقص طریقہ کار اور کچھ دیگر

²⁹ مالی سال 23ء کے دوران شہری اور دیہی علاقوں میں غذائی مہنگائی میں بالترتیب 37.6 فیصد اور 41.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 22ء میں شہری اور دیہی علاقوں میں بالترتیب 13.4 فیصد اور 13 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

³⁰ مہنگائی کے اشاریہ شکل 3.1.1 اور 3.1.2 کی بنیاد پر ذیل سال ہیں: مالی سال 2002ء تا 2008ء کا اساسی سال مالی سال 2000ء، مالی سال 2009ء تا مالی سال 2008ء کا مالی سال 2008ء اور مالی سال 17ء تا 23ء کا

مالی سال 16ء۔

³¹ توسیعی خدمات کا مقصد علم کی منتقلی کے ذریعے موثر زرعی طریقوں کے بارے میں معلومات کے پھیلاؤ سے زرعی شعبے کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔



Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations

عوامل لائیو اسٹاک مصنوعات کی ترقی کے امکانات کی راہ میں حائل ہیں۔³² لائیو اسٹاک مصنوعات کی طلب و رسد کے فرق کو ختم کرنے کے لیے رسدی زنجیر کے مسائل حل کرنے کی غرض سے پالیسی اقدامات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، جن میں یہ امور خصوصی توجہ کے متقاضی ہیں: (i) ملک میں لائیو اسٹاک کی پیداوار کے تازہ ترین رجحانات کا قابل اعتماد تخمینہ فراہم کرنے کی خاطر مویشی شہاری کا انعقاد ہونا تاکہ باخبر فیصلہ سازی میں مدد مل سکے؛ (ii) فیڈ (چارا / دانہ) صنعت کو فروغ دینا، تاکہ سستے داموں مویشیوں کے چارے کی گھریلو دستیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔ (iii) چارے کی موسمی قلت سے نمٹنے کے موثر طریقوں کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا؛ (iv) لائیو اسٹاک اور وٹیرنی خدمات کو تقویت دینا، تاکہ مویشیوں کی پرورش کے موثر طریقوں اور مویشیوں کی بیماریوں سے نمٹنے کے بارے میں گھمبائوں کی آگاہی میں اضافہ ہونا؛ (v) مویشیوں کی قدرتی زنجیر کے لیے بنیادی ڈھانچے کا قیام اور برقرار رکھنا؛ (vi) مناسب قیمتوں کو یقینی بنانے کے لیے تشہیری نظام کو بہتر بنانا؛ اور (vii) تجارتی گھمبائی کی پالیسی پر توجہ مرکوز کرنا۔

فصلی پیداوار میں اضافہ: زرعی ملک ہونے کے باوجود پاکستان اپنی ملکی غذائی ضروریات، بشمول گندم اور چینی، کو مناسب طریقے سے پورا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اسی طرح، اگرچہ ملک چاول پیدا کرنے والے بڑے ممالک میں سے ایک ہے، تاہم چاول کی ملکی قیمتوں میں متواتر دوہندسی اضافہ دیکھا جاتا ہے۔ درحقیقت، پاکستان بیشتر غذائی اجناس، خاص طور پر خوردنی تیل، دالیں، چائے اور کبھی کبھار چینی اور گندم، کا خالص درآمد کنندہ رہا ہے (شکل 3.1.3)۔

اس سے عالمی قیمتوں کے دھچکوں اور شرح مبادلہ کی منفی حرکت کے حوالے سے ملک کی زبردستی میں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ چند سالوں کے دوران ان دونوں عوامل نے ملکی قلت بھی بڑھادی جس نے غذائی مہنگائی کے اضافے میں کردار ادا کیا۔

فصلوں کی پیداوار بہتر بنانے کے لیے حکومت مختلف ترغیبات کے ذریعے کھادوں کی پیداوار اور استعمال کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، جیسے کھاد بنانے والے پلانٹس کو سستی گیس کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کاشت کار برادری کو براہ راست قیمتوں پر زراعت دینا۔ تاہم، گیس کی ملکی پیداوار میں کمی، ایل این جی کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، اور محدود مالیاتی گنجائش نے اس طرح کی زراعت برقرار رکھنے کی حکومتی اہلیت محدود کر دی۔

مزید برآں، اس طرح کے اقدامات سے پست زرعی پیداوار اور منڈی کے نقصان کی بنیاد بننے والے عوامل کا تدارک نہیں ہوتا ہے۔ غذائی منڈی کے نقصان فصل کٹائی سے قبل اور کٹائی کے بعد دونوں مراحل میں موجود ہیں۔ جن میں بنیادی طور پر یہ شامل ہیں: (i) آب و ہوا کی تبدیلی کے خلاف مزاحم اور بلند پیداوار والی فصلوں کی اقسام تیار کرنے کے لیے تحقیق پر پرداخت پر ناکافی پالیسی توجہ کی شکل میں بیج منڈی میں بے اعتدالیوں، جعلی بیجوں کے پھیلاؤ کا نہ تھمنے والا سلسلہ اور غیر موثر زرعی توسیعی خدمات؛ (ii) فصل کے غذائی اجزاء کے استعمال میں مسائل؛ اور (iii) معلومات کے فقدان سے غذائی منڈی میں جنم لینے والے نقصان، پڑوسی ممالک کے ساتھ غیر رسمی تجارت، تھوک اور خردہ لین دین کی رسدی زنجیر انتظامی سقم اور ذخیرہ کاری کی ناقص سہولتیں۔³³ تحریری مواد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صرف بہتر بیجوں کی دستیابی سے فصل کی پیداوار میں تقریباً 15-20 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے جبکہ دیگر اشیاء، جیسے کھاد، کیڑے مار ادویات اور آبپاشی، کے بہتر استعمال سے فصل کی پیداوار میں 45 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔³⁴

³² ماخذ: (1) ایس کے جعفری، ایس زیڈ حسین اور اے عباسی (2022)۔ "پاکستان میں گوشت کی برآمدی صلاحیت کا تجزیہ"، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 22/3 (2) ایم اے ستار (2020)۔ "پاکستان میں دودھ کی پیداوار میں کیار کاؤٹس آ رہی ہیں؟" پی آئی ڈی ای بلاگ (iii) اے اے برکی اور ایم اے خان (2016)۔ "پاکستان میں ڈیری شعبے کے معاشی اثرات: پائیدار مستقبل کی تعمیر کے لیے ماضی سے سبق"۔ پیپلا ایڈیشن۔ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز

³³ ماخذ: (1) ایس کے جعفری، ایم عمران اور ایم ایچ آصف (2022)۔ "پاکستان کی بیج صنعت کی حرکیات پر تحقیق"، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 22/2 (2) اے خالد اور صاحب (2020)۔ "پاکستان کی غذائی مارکیٹ میں قیمتوں کے استحکام کا طریق کار: مسائل اور ممکنہ چیلنجوں کی فہم"، اسٹیٹ بینک اسٹاف نوٹ 2/2۔

³⁴ (i) اے اے علی (2016)۔ "ہندوستانی زرعی شعبے میں بیج کارکردار اور اس کی تکنیکی اختراع" بائیو سائنس یونیورسٹی لاجی ریسرچ کیونٹی کیشنز، 9(4)، 621-624۔ (ii) (8/9) (www.doi.org/10.21786/bbr/9.4) ایس آر پرودا (2013)۔ "انڈین سیڈ سیکٹر: آگے بڑھنے کا راستہ"، لیچر، انڈین سیڈ کانگریس، گڑگاؤں، ہریانہ۔ (www.nsai.co.in/storage/app/media/Dr.%20Raj%20Paroda%20Lectures%20-%20NSAI_13-2-2013_Corrected) پی ڈی

موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے زرعی شعبے کی تیاری کو یقینی بنانے کے لیے، بیج منڈی میں ساختی کمزوریاں دور کرنے پر توجہ دی جانی چاہئے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل پہلو اہم ہیں: (i) جعلی بیجوں کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے نگرانی، جانچ پڑتال اور قانونی فریم ورک کو مضبوط بنانا؛ (ii) بلند یافت والے بیج کی اقسام کی پیداوار کی حوصلہ افزائی کے لیے سرکاری شعبے کے تحقیق و ترقی کے اداروں کی مالی اور انسانی وسائل کے حوالے سے ریکارڈنگ کم کرنا؛ (iii) بیج کے شعبے میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی سہولت کاری اور اس سے استفادہ کرنا، اور کثیر قومی کمپنیوں کے ساتھ مشترکہ شراکت داری میں سہولت فراہم کرنا؛ اور (iv) بیج کی نئی اقسام کی ترقی کے لیے ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی خاطر حقوق املاک دانش کے موجودہ نظام کا باقاعدہ نفاذ۔

ایک اور اہم مسئلہ فصلوں کے انتظام کے موثر طریقوں کے بارے میں کسانوں کی معلومات کو بہتر بنانے کے سلسلے میں ناقص تو سستی خدمات ہیں، جو کھاد کے غیر متوازن استعمال پر منتج ہوتی ہیں، جس نے وقت کے ساتھ ساتھ مٹی کے معیار کو کم کر دیا، اس سے فصل کے غذائی اجزاء سے حاصل ہونے والے فوائد محدود ہو گئے۔³⁵ یہ صورت حال تو سستی خدمات کے حکموں میں انسانی وسائل کی تعداد میں اضافے کی متقاضی ہے تاکہ کھاد کے استعمال سے حاصل ہونے والے فوائد کی پائیداری یقینی بنائی جاسکے۔

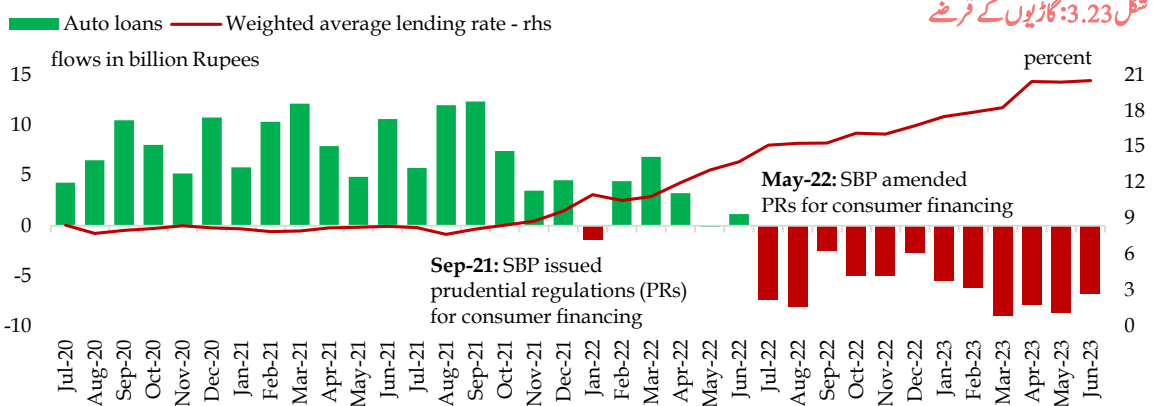
بعد از فصل کٹائی غذائی منڈی کے تقاضے میں درست معلومات نہ ہونے سے جنم لینے والے تقاضے، پڑوسی ممالک کے ساتھ غیر رسمی تجارت، تھوک اور خردہ فروخت کی پوری چین میں انتظامی کمزوریاں اور ذخیرہ کاری کی ناکافی سہولتیں شامل ہیں۔

غذائی اجناس کے لیے منڈی کی ترقی اور نجی شعبے میں ذخیرہ کاری کی سہولتوں کی تعمیر میں سہولت فراہم کرنا۔ پالیسی اقدامات کا مقصد اجناس کا صرف اور دستیاب ذخیرے کے تخمینے، مستقبل کی قیمتوں کے رجحانات، متوقع موسمی عمل اور پیداوار کے حجم پر شدید موسمی اثرات کی بروقت پیش گوئی کی بنیاد پر غذائی اجناس کی طلب و رسد کے ممکنہ فرق کے بارے میں بروقت معلومات کے تبادلے کا طریقہ کار تشکیل دینا ہے۔ یہ معلومات نہ صرف کاشت کاروں کے لیے اہم ہیں، بلکہ خراب موسمی حالات کی وجہ سے فصلیں تباہ ہونے صورت میں ملکی رسد کے انتظام میں بھی متعلقہ حکام کے لیے مددگار ثابت ہوں گی۔ تاہم معلومات کا متحرک نظام بنانے کے لیے متعلقہ وفاقی اور صوبائی حکومتی اداروں میں انسانی سرمائے کی تعداد میں اضافہ، فصلوں کے حجم کی نگرانی کے لیے سیٹلائٹ امیجنگ جیسی جدید ترین ٹیکنالوجیز کے استعمال اور مختلف سرکاری اداروں کے درمیان ہم آہنگی درکار ہوگی۔

اس پس منظر میں غذا کے شعبے میں مارکیٹ کے تقاضے دور کرتے ہوئے زرعی شعبے کی خامیوں کا تدارک کی خاطر پالیسی سازی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، وسیع پیمانے پر دستیابی یقینی بنانے کے لیے بیج منڈی میں اصلاحات، اور موسمیاتی تبدیلی کے خلاف مزاحمتی بلندیافت کی حامل بیج کی اقسام کو اپنانے اور ملکی قیمتوں میں استحکام لانے کے لیے گلہ بانی کے شعبے کو پروان چڑھانے سے پہلو تہی نہیں کی جاسکتی۔

اس کی ایک اہم وجہ سیلاب سے متعلق رسد کی کمی کی وجہ سے مویشیوں کے چارے جیسے کئی اور دکھلی کی قیمت میں اضافہ تھا (شکل 3.25)۔ مزید برآں، سیلاب کے باعث بڑی تعداد میں مویشیوں کا نقصان ہوا اور خصوصاً سندھ اور

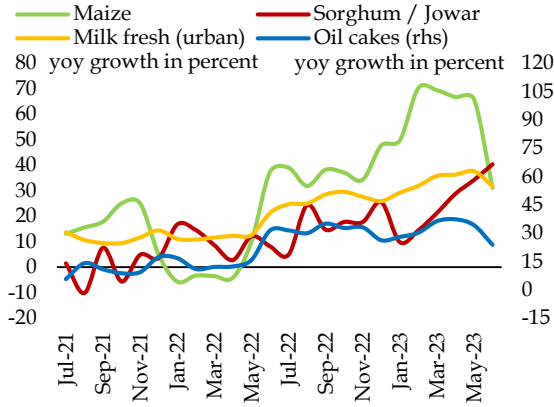
چارے کی بڑھتی ہوئی لاگت نے دودھ کی قیمتیں بڑھا دیں مالی سال 23ء میں دودھ بشمول تازہ دودھ، پاؤڈر والا دودھ اور دیگر ڈیری مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے نے شہری اور دیہی علاقوں میں اوسط مہنگائی میں بالترتیب 2.4 اور 3.3 فیصدی پوائنٹس کا حصہ ڈالا۔



Source: State Bank of Pakistan

³⁵ ایم علی، ایف احمد، ایچ چا، اور ایس ڈیوس (2016ء)۔ "پاکستان میں کھاد کے شعبے کا ڈھانچہ، پالیسیاں، کارکردگی اور اثرات" انٹرنیشنل فوڈ پالیسی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ڈسکشن پیپر، 01516۔

شکل 3.25: گلہ بانی کے چارے کی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

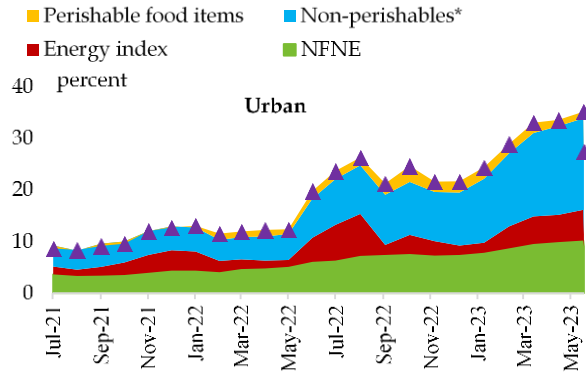
تجارت کے ذریعے افغانستان کو تقریباً پانچ ملین ٹن برآمد کیا گیا۔⁴⁰ رسد کی صورت حال پر خدشات کو دور کرنے کے لیے ملک نے مالی سال 23ء کے دوران گندم کی درآمدات کو 2.7 ملین ٹن تک بڑھا دیا جو گذشتہ سال 2.2 ملین ٹن تھا۔ تاہم، بین الاقوامی مارکیٹ میں بڑھتی ہوئی قیمتوں نے رسد میں بہتری کے اثرات کو جزوی طور پر بے اثر کر دیا۔

بلوچستان میں سڑکیں تباہ ہو گئیں۔³⁶ مزید برآں، تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ اور مزدوری کی لاگت بڑھنے سے بھی دودھ کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔³⁷

رسد کی قلت گندم کی قیمتوں پر انداز ہوئی مالی سال 23ء میں شہری اور دیہی علاقوں میں گندم کے آٹے کی قیمتوں میں 56.7 فیصد اور 52.8 فیصد اضافہ ہوا، اس کے برعکس گذشتہ سال یہ نمو 16.0 فیصد اور 15.9 فیصد تھی۔ مالی سال 22ء کے آغاز سے ہی گندم کی پیداوار میں کمی اور روس یوکرین جنگ کی وجہ سے گندم کی عالمی قیمتوں بڑھنے کی وجہ سے گندم کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ مالی سال 23ء میں بعد از سیلاب قلت کے ساتھ ساتھ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں اضافہ گندم کی قیمتیں بڑھانے کا موجب بنا (شکل 3.26)۔³⁸

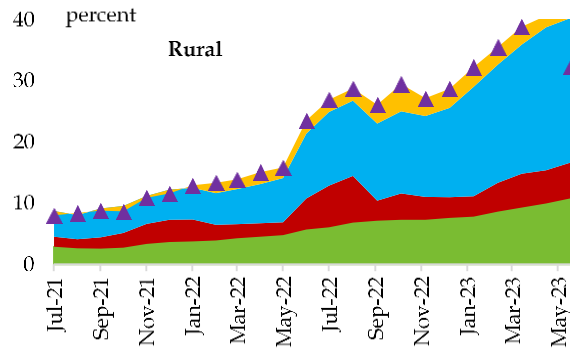
اہم امر یہ ہے کہ سیلاب نے نہ صرف حکومت اور دیہی برادری دونوں کی گندم ذخیرہ کرنے کی سہولیات کو نقصان پہنچایا بلکہ کھیتوں سے کھڑے پانی کی نکاسی میں تاخیر کے خدشات نے آنے والے سال کے لیے بھی گندم کے نقطہ نظر کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کیے۔³⁹ مزید برآں، غیر سرکاری

شکل 3.24: مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے اجزائے ترکیبی



*Inclusive of alcohol beverages and readymade food

Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations



³⁶ وزارت منصوبہ بندی اور خصوصی اقدام (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء کے بعد آفاقی تقاضوں کا جائزہ۔ اسلام آباد: ایم او پی ڈی ایس آئی

³⁷ پاکستان ڈیری ایسوسی ایشن، پریس ریلیز نمبر ڈی ایس ای / پی ڈی ای / پی ایم / 020 تاریخ 11 فروری 2021ء (دستیاب ہے: www.pda.com.pk/2021/02/19/letter-to-the-pm/ 11: 2023ء تک رسائی حاصل کی۔)

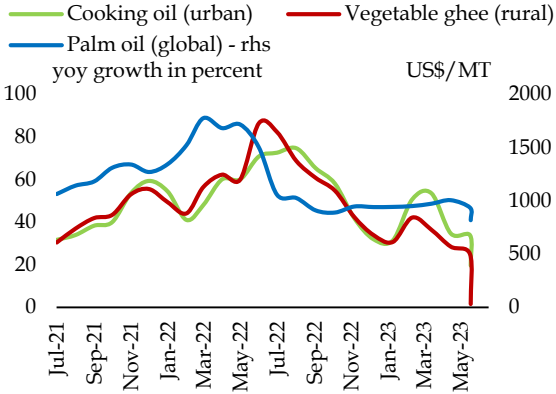
³⁸ ایف ای او (2022ء)۔ گیزو اسپیشل رپورٹ۔ نمبر 351۔ روم: ایف ای او

³⁹ کاشت کار اپنی گندم کی پیداوار کا تقریباً 60 فیصد اگلے موسم کے لیے ذاتی کھپت اور بیج کے مقصد سے ذخیرہ کرتے ہیں۔ ماخذ: یو ایس ڈی ای (2020ء)۔ امریکہ کے محکمہ زراعت اناج اور فیڈر پورٹ، اپریل 2020ء۔ اسلام آباد: یو ایس ڈی ای

⁴⁰ یو ایس ڈی ای (2023ء)۔ اناج اور فیڈ اپ ڈیٹ جون 2023ء رپورٹ نمبر: پی کے 0022-2020 اسلام آباد: یو ایس ڈی ای۔

تاہم مالی سال 23ء میں پام آئل کی عالمی قیمت میں اوسطاً 32.4 فیصد کمی کے باوجود مقامی کرنسی کی قدر میں کمی اور درآمدات کی کلیئرنس میں کچھ تاخیر کی وجہ سے ملکی خوردنی تیل کی قیمتیں بلند رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، مالی سال 23ء میں توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے باعث پیداواری لاگت میں عمومی اضافے نے بھی خوردنی تیل کی ملکی قیمتیں بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

شکل 3.27: خوردنی تیل کی قیمتیں

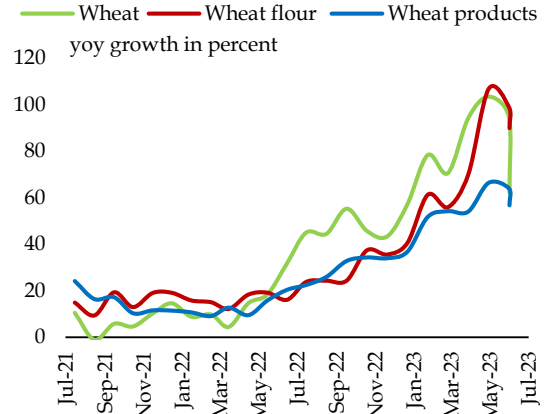


Sources: State Bank of Pakistan and World Bank

خام مال کی لاگت نے تیار غذاؤں کی قیمتیں بلند رکھیں خوردنی تیل، گندم، چاول، پولٹری اور گوشت کی قیمتیں بڑھیں، جو تیار غذاؤں کے اہم اجزاء ہیں، مالی سال 23ء میں اس نے شہری اور دیہی علاقوں میں تیار غذاؤں کی قیمتوں میں بالترتیب 37.0 فیصد اور 33.6 فیصد کے اضافے میں بنیادی کردار ادا کیا، اس کی نسبت مالی سال 22ء میں یہ حجم 13.7 فیصد اور 14.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

مالی سال 23ء میں شہری علاقوں میں چاول کی قیمتوں میں 59.7 فیصد کا تیز تر اضافہ دیکھا گیا، اس کی نسبت مالی سال 22ء میں یہ حجم 11.1 فیصد تھا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر مالی سال 23ء میں سیلاب کی وجہ سے چاول کی پیداوار میں 21.0 فیصد کمی کے باعث ہوا۔ اسی طرح پولٹری مصنوعات اور گوشت کی

شکل 3.26: گندم اور اس پر مبنی مصنوعات کی قیمت کارجان (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مزید برآں، سال 2023-24ء کے لیے سندھ اور پنجاب کی صوبائی حکومتوں نے گندم کی کم از کم امدادی قیمت بالترتیب 2200 روپے فی 40 کلوگرام سے بڑھا کر 4 ہزار روپے اور 3900 روپے فی 40 کلوگرام کرنے کا اعلان کیا۔⁴¹ اس فیصلے سے قیمتوں میں اضافے کو مزید تقویت ملی۔ علی الخصوص، سال کی دوسری ششماہی کے دوران رسدی صورت حال پر بڑھتے ہوئے خدشات نے گندم اور اس کے آٹے کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو بڑھا دیا (شکل 3.26)۔

روپے کی قدر میں تخفیف سے خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وضاحت ہوتی ہے خوردنی تیل شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں غذائی مہنگائی کے اہم کرداروں میں شامل تھا، جو مالی سال 23ء کے دوران مجموعی غذائی مہنگائی کے تقریباً دسویں حصے کی وضاحت کرتا ہے۔⁴² تاہم، خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار میں قدرے کمی آئی، خاص طور پر مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے دوران شہری اور دیہی باسکٹس دونوں میں (شکل 3.27)۔ بنیادی طور پر پام آئل کی عالمی قیمتوں میں کمی نے اس رجحان کو آگے بڑھایا۔

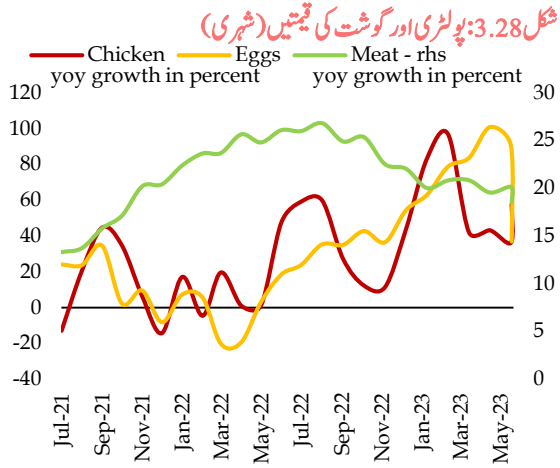
⁴¹ خلائی اور ابراہیمو سفیر ریسرچ کمیشن (2022ء)۔ پاک-ایس سی ایم ایس لیٹن۔ جلد بارہویں، شمارہ 03، سیریل نمبر 113512 تمارچ 2022ء اور خلائی اور ابراہیمو سفیر ریسرچ کمیشن (2023ء) جلد XII، شمارہ 12، سیریل نمبر 1144.2-1 دسمبر 2022ء۔ کراچی: سپارکو۔

ڈی جی پبلک ریلیشنز، حکومت پنجاب

dgpr.punjab.gov.pk/node/16960#:~:text=The%20spokesperson%20of%20Food%20Department,on%20that%20fixed%20support%20price)

18 اگست 2023ء

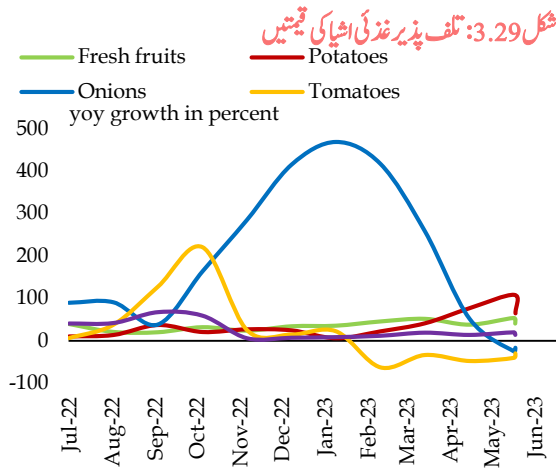
⁴² بشمول خوردنی تیل نے مجموعی شہری اور دیہی مہنگائی میں بالترتیب 1.4 فیصد اور 1.9 فیصد حصہ ڈالا۔ خاص طور پر شہری اور دیہی غذائی مہنگائی میں کوکنگ آئل اور نباتی گھی کا حصہ بالترتیب 3.6 اور 4.1 فیصد رہا۔



Source: Pakistan Bureau of Statistics

ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ پیاز کی قیمتوں میں تیزی سے بڑھنا تھا، خاص طور پر اکتوبر تا جنوری مالی سال 23ء کے دوران سندھ اور بلوچستان میں زیر کاشت رقبے کم ہونے اور سیلاب سے متعلق بڑے پیمانے پر تباہی دونوں کی وجہ سے (شکل 3.29)۔⁴⁵

جولائی تا فروری مالی سال 23ء میں پیاز کی قلت سے نمٹنے کے لیے اس کی درآمدات بڑھ کر 617.1 ملین کلوگرام (176 ملین ڈالر) تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 134.2 ملین کلوگرام (22 ملین ڈالر) تھیں، اس کی بدولت جنوری 23ء کے بعد سے پیاز کی قیمتیں کم کرنے میں مدد ملی۔

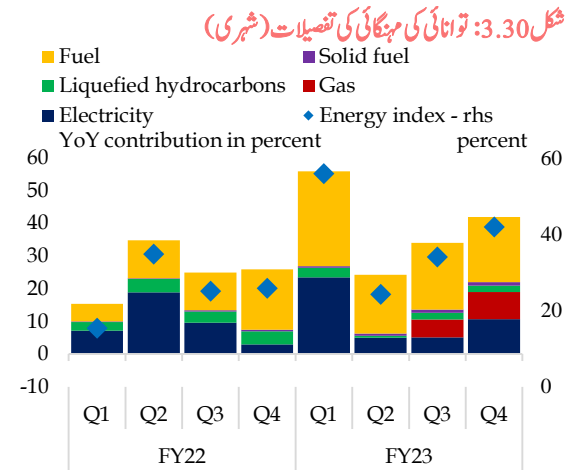


Source: Pakistan Bureau of Statistics

قیمتوں میں گذشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ ہوا (شکل 3.28)۔ اسے جزواً سیلاب سے ہونے والے تباہی سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے نہ صرف مویشیوں کی آبادی کو متاثر کر دیا تھا بلکہ نقل و حمل کے راستوں میں بھی رکاوٹیں ڈالیں۔⁴³ ایک اور اہم عنصر سویا بین کے درآمدی مسائل تھے جن کی وجہ سے فیڈ کی قیمتیں بڑھ گئی تھیں، جو چکن اور انڈے کی قیمتوں میں اضافہ پر منتج ہوئیں۔⁴⁴

اسی طرح اس شعبے کی بڑھتی ہوئی آپریشنل لاگت نے تیار غذاؤ کی قیمتوں میں اضافے کو مزید تقویت دی۔ قدرتی گیس کی محدود دستیابی کی وجہ سے، خاص طور پر سردیوں کے موسم کے دوران، سیال گیس عام طور پر گھروں اور ریستورانوں میں کھانا پکانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اگرچہ ایل پی جی اور ایل این جی زیادہ تر درآمدی اشیاء ہیں، تاہم مالی سال 23ء میں شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ اور گیس کی عالمی قیمتوں میں بڑے اضافے کی وجہ سے ان اشیاء کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہوا، گوکہ عالمی قیمتوں میں کمی سے راحت ملی ہے۔

سیلاب نے تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں پر بھی نمایاں اثرات مرتب کیے۔ مالی سال 23ء کے دوران شہری علاقوں میں تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں 41.8 فیصد اضافہ ہوا، اس کی نسبت مالی سال 22ء میں 7.5 فیصد اضافہ



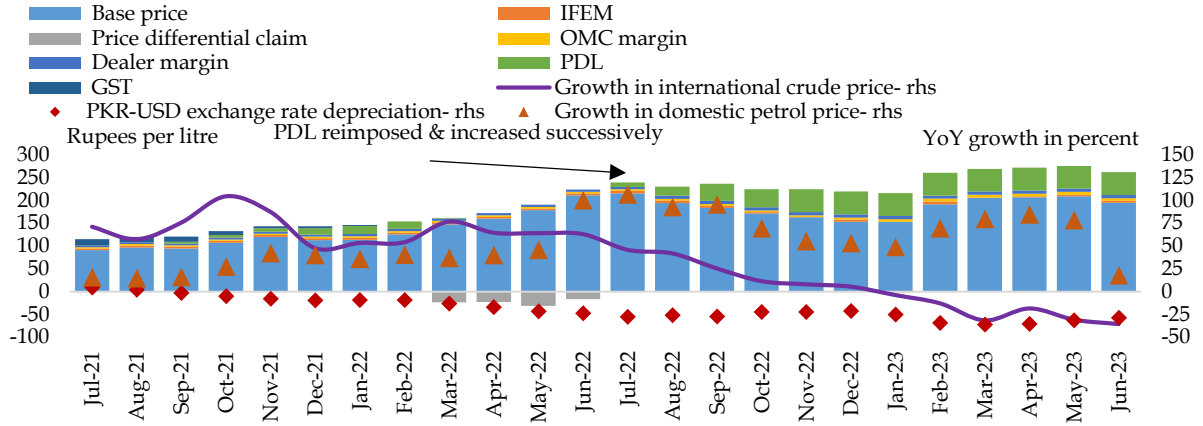
Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁴³ وزارت خزانہ (2022-23ء)۔ پاکستان اقتصادی سروے۔ اسلام آباد: وزارت خزانہ

⁴⁴ ماخذ: یو این ڈی اے، فارن انگریجیکل سروس، پاکستان: غذائی اور زرعی درآمدی ضوابط اور معیارات ملک رپورٹ

⁴⁵ پیاز کی پیداوار مالی سال 23ء میں کم ہو کر تقریباً 1.7 ہزار ٹن رہ گئی جو گذشتہ سال 2.1 ملین ٹن تھی۔ اس کے علاوہ فصل کاشت رقبہ بھی مالی سال 2023ء میں ایک لاکھ 41 ہزار ہیکٹر سے کم ہو کر ایک لاکھ 28 ہزار ہیکٹر رہ گیا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 3.31: پیٹرول کی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی، اور خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں اور روپے کی قدر میں کمی کے اثرات



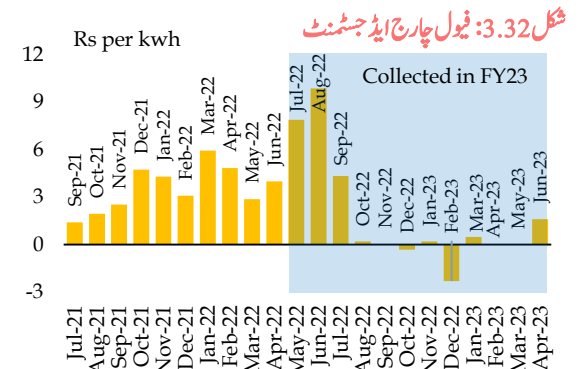
Source: Oil and Gas Regulatory Authority

اضافے کا ایک اہم حصہ گردش قرضوں کا بہاؤ مسدود کرنے پر مبنی ہے۔ اسی طرح محاصل کی وصولی بڑھانے کے لیے حکومت نے جولائی 2022ء سے ٹرانسپورٹ ایندھن پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (2023ء) نافذ کر دی۔

سال بھر گاڑیوں کے ایندھن کا مہنگائی میں حصہ مختلف عوامل کی وجہ سے مسلسل بلند رہا۔ اول، مالی سال 2023ء کی پہلی ششماہی میں خام تیل کی عالمی قیمت بلند رہی، جن میں دوسری ششماہی کے دوران تنزیل کارجان شروع ہوا (شکل 3.31)۔ دوم، نسبتاً کمزور کرنسی نے تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی سے حاصل ہونے والے فوائد زائل کر دیے (شکل 3.31)۔ سوم، حکومت نے اگست 2022ء میں ڈیلرز کے مارجن میں اضافے، اور دسمبر 2022ء اور جنوری 2023ء میں دوبار آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے مارجن میں اضافے کی اجازت دیدی، جس سے ایندھن کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ 47 چہارم، حکومت نے جولائی 2022ء سے غیر ٹیکس محاصل بڑھانے کے لیے ٹرانسپورٹ ایندھن پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) دوبارہ عائد کر دی۔ نومبر 2022ء اور اپریل 2023ء تک پٹرول اور ڈیزل پر لیوی بڑھا کر 50 روپے فی لیٹر کر دی گئی تھی۔ 48

توانائی کی مہنگائی

مالی سال 23ء کے دوران شہری اور دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی بڑھ کر بالترتیب 38.4 فیصد اور 39.1 فیصد تک پہنچ گئی، جو گذشتہ سال 25.3 فیصد اور 24.8 فیصد بڑھی تھی۔ تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ توانائی کی مہنگائی میں اضافہ کو بنیادی طور پر گاڑیوں کے ایندھن اور بجلی کے چارجز سے منسوب کیا جاسکتا ہے، اس کے بعد گیس کا نمبر آتا ہے (شکل 3.30)۔ 46 خام تیل اور ایل این جی کی بلند عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ، توانائی کی مہنگائی میں اضافے نے اس شعبے میں مستقل ساختی مسائل کے اثرات کو بھی ظاہر کیا ہے، جس کی وجہ سے گردش قرضے کا ضخیم اسٹاک جمع ہوا ہے۔ بجلی کے نرخوں میں



Note: x-axis indicates months for which FCA was charged; indicative months around the bars are months in which FCA was actually billed. FCA is collected with a one-month lag. Source: National Electric Power Regulatory Authority

46 دیہی علاقوں کے معاملے میں، ٹھوس ایندھن نے توانائی کی مہنگائی میں قابل ذکر دراد ادا کیا، کیونکہ ملک کے زیادہ تر دیہی علاقوں میں گیس کی قلت کے دوران اس کا وسیع استعمال ہوتا ہے۔

47 ڈیلر کا ماہانہ اوسط مارجن مالی سال 22ء میں 3.4 روپے فی لیٹر سے بڑھ کر مالی سال 23ء میں 4.4 روپے فی لیٹر تک پہنچ گیا۔

48 پٹرول پر اوسط ماہانہ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی مالی سال 22ء میں 5.5 روپے فی لیٹر سے بڑھ کر مالی سال 23ء میں 42.3 روپے فی لیٹر تک پہنچ گئی۔ اسی طرح مالی سال 22ء میں ڈیزل پر اوسط ماہانہ لیوی 3.9 روپے فی لیٹر تھی جو مالی سال 23ء میں بڑھ کر 30.1 روپے فی لیٹر تک جا پہنچی۔ اعداد و شمار کے ذرائع: آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی اور پاکستان اسٹیٹ آئل

جدول 3.9: سالانہ اساس بندی اور بجلی کے نرخوں میں سرمایہ رڈو بدل

مجموعی سالانہ اساس بندی برائے م س 22ء اور 23ء		
مرطے	پونٹ (روپے فی کلو واٹ آور)	نافذ العمل
پہلا مرحلہ	3.5	25 جولائی 2023ء
دوسرا مرحلہ	3.5	یکم اگست 2023ء
تیسرا مرحلہ	0.91	یکم اکتوبر 2023ء
مجموعہ	7.91	
نرخوں میں سرمایہ رڈو بدل (برائے گھر یلو صارفین)		
سرمایہ	پونٹ (روپے فی کلو واٹ آور)	نافذ العمل
سہ 1 م س 22ء	0.57	یکم جون 2023ء
سہ 2 م س 22ء	1.55	یکم جولائی 2023ء
سہ 3 م س 22ء	0.51	یکم ستمبر 2023ء
سہ 4 م س 22ء	3.21 تا 1.49	یکم اکتوبر 2023ء
سہ 1 م س 23ء	3.21 تا 1.49	یکم فروری 2023ء
سہ 2 م س 23ء	0.5	یکم اپریل 2023ء

نوٹ: (1) عموماً سرمایہ رڈو بدل کا اطلاق نفاذ کی تاریخ کے بعد دو سے چار ماہ کے لیے ہوتا ہے؛ (2) م س 23ء کی تیسری سرمایہ رڈو چوتھی سرمایہ کے لیے سرمایہ رڈو بدل کا تعین اور وصولی م س 24ء میں ہوئی ہے۔

ماخذ: آئی ایم ایف، نیبرا

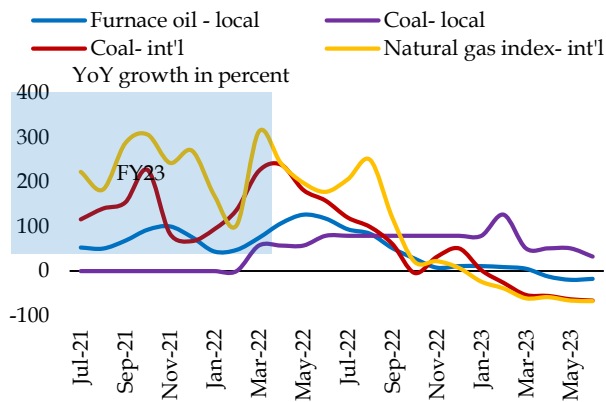
اساس بندی (ری بیسنگ)، سرمایہ رڈو بدل (ایڈ جسٹمنٹ) اور ایندھن ماہانہ فیول چارج ایڈ جسٹمنٹ عائد کیے گئے، تاکہ گردش قرضوں کی نمو کو سٹ کیا جاسکے۔ تاہم مالی سال 23ء کی ایڈ جسٹمنٹ پر مالی سال 22ء میں تاخیر سے ہونے والی سالانہ اساس بندی اور سرمایہ ایڈ جسٹمنٹ کا بھی اثر پڑا۔ مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے لیے مجموعی طور پر 7.91 روپے فی کلو واٹ کی سالانہ ری بیسنگ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران تین مراحل میں متعارف کرائی گئی تھی۔ مالی سال 22ء کے لیے سرمایہ ایڈ جسٹمنٹ جون 22ء میں شروع ہوئی، جس کے بعد مالی سال 23ء کی پہلی دو سہ ماہیوں کے لیے بروقت ایڈ جسٹمنٹ کی گئی (جدول 3.9)۔⁵⁰

بالخصوص مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں ایندھن کی لاگتی ایڈ جسٹمنٹ سے بجلی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، (شکل 3.32)۔ بلحاظ وسیلہ بجلی کی پیداوار کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ گیس اور کونکے پر مبنی مجموعی پیداوار کا بجلی کی کُل پیداوار میں بڑا حصہ تھا (شکل 3.33 الف)۔⁵¹ فرنس آئل کو بھی بطور ایندھن بجلی سازی کے ذرائع میں شامل کیا گیا، خاص طور پر مالی سال 22ء کی آخری سہ ماہی میں، اس کی گرتی ہوئی لیکن اب بھی بلند قیمت (شکل 3.33 ب) مالی سال 23ء میں ایندھن کی بلند لاگتی ایڈ جسٹمنٹ پر متاثر ہوئی۔

تاہم، توانائی کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں اور ستمبر 2022ء میں صارفین کو فراہم کردہ ریلیف پیکیج کے باعث سال گزرنے کے ساتھ ساتھ ایندھن کی لاگتی

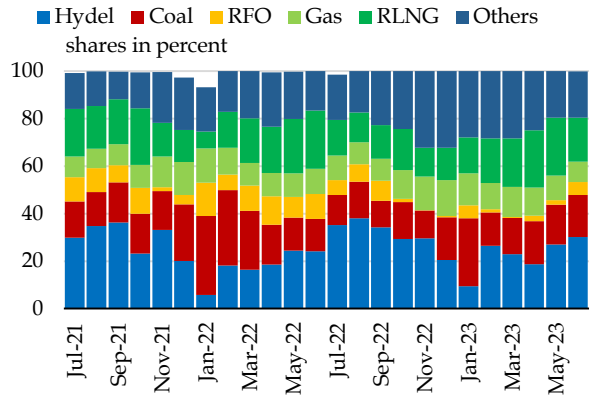
مالی سال 23ء کے دوران توانائی کی مہنگائی میں ایک اور بڑا حصہ بجلی کے چارجز کا تھا۔⁴⁹ بجلی نرخوں کو لاگت کی وصولی سے ہم آہنگ کرنے کے لیے سالانہ

شکل 3.33 ب: توانائی کی پیداوار میں ایندھن کے استعمال کا رجحان



Sources: Pakistan Bureau of Statistics and Haver Analytics

شکل 3.33 الف: ذرائع کے لحاظ سے توانائی کی پیداوار



Source: National Electric Power Regulatory Authority

⁴⁹ سالانہ اساس بندی اور سرمایہ ایڈ جسٹمنٹ کی وجوہ یکپسٹی چارجز (یعنی پاور پلانٹ کی یومیہ پیداوار کی نسبت یومیہ صلاحیت کے تحت ادائیگی)، ترسیلی چارجز اور مارکیٹ آپریٹنگ فیس ہیں۔ مختلف آپریشن اور مرمتی اخراجات؛ اور ایندھن کی لاگتی ایڈ جسٹمنٹ پر ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن نقصانات کے اثرات۔ جبکہ، ایندھن کی لاگتی ایڈ جسٹمنٹ کا مطلب بجلی کی پیداوار کے لیے ایندھن کی متغیر لاگت کا احاطہ کرنا ہے۔ ماخذ: نیبرا

⁵⁰ سرمایہ رڈو بدل ایڈ جسٹمنٹ عام طور پر نفاذ کی تاریخ سے 2-4 ماہ کے لیے لاگو ہوتا ہے۔

⁵¹ مالی سال 22ء کی چوتھی سرمایہ رڈو مالی سال 23ء کی چوتھی سرمایہ کے درمیان مجموعی طور گیس اور کونکے سے پیدا ہونے والی پیداوار کا کُل حصہ تقریباً نصف رہا۔

حوالے سے بجلی کے غیر محفوظ صارفین زمرے میں دو نئے سلیب شامل کیے گئے تھے۔ حکومت نے مختلف سلیبوں کے صارفین کے لیے گیس کی قیمتوں کو 33.0 فیصد سے 112.0 فیصد تک بڑھادیا، جو اوسطاً 64 فیصد بنتا ہے۔⁵³ اس کے ساتھ ساتھ تجارتی اور برآمدی اداروں (کیپیٹو پاور جنریشن) ذاتی کھپت کے لیے بجلی سازی میں استعمال ہونے والی گیس کے لیے بھی گیس کی قیمتوں میں تقریباً 29 فیصد اضافہ کیا گیا۔⁵⁴

متعدد رسدی دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات اور بلند مہنگائی کی توقعات نے قوزی مہنگائی بڑھادی گذشتہ سال کی نسبت مالی سال 23ء میں شہری اور دیہی دونوں زمروں میں قوزی مہنگائی دو گنی ہو گئی، جو کئی سالوں کی بلند ترین سطح یعنی بالترتیب 16.2 اور 20.6 فیصد تک پہنچ گئی۔⁵⁵ اس کی اولین وجہ بنیادی اشیا کی بلند قیمتیں ہیں، اس کے بعد خدمات اور مکان کے کرایہ کا نمبر آتا ہے۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سال گذرنے کے ساتھ ساتھ سال بہ سال اور سہ ماہی بنیادوں پر قوزی مہنگائی کی رفتار میں اضافہ ہوا (شکل 3.34 الف)۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کے پورے عرصے میں شہری علاقوں کی نسبت دیہی علاقوں میں

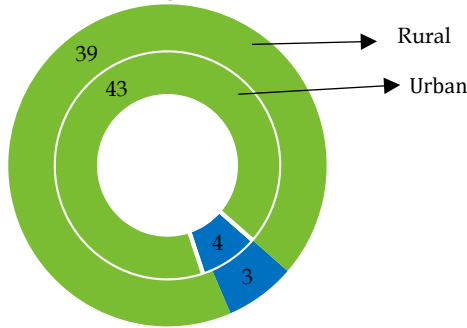
ایڈجسٹمنٹ لگ بھگ نہ ہونے کے برابر رہ گئی۔ حکومت پہلے ہی مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں سالانہ اور سہ ماہی بنیادوں پر نرخوں میں خاصا ٹھوس رد و بدل متعارف کروا چکی ہے، مالی سال 23ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں توانائی کی مہنگائی میں بجلی کے چارجز کے حصے میں کوئی خاص اضافہ نہ ہوا۔

بہر حال، آخری سہ ماہی کے دوران توانائی کی مہنگائی میں بجلی کے چارجز کے حصے میں اضافہ دیکھا گیا۔ یہ اضافہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے برعکس ہوا تھا، جب حکومت نے روس اور یوکرین تنازع کے تناظر میں صارفین کو توانائی کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے سے بچانے کے لیے زراعت فراہم کر کے بجلی کی قیمتوں کو منجمد کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے سیلاب کی وجہ سے صارفین کو جزوی ریلیف فراہم کرنے کے لیے ایندھن کی لاگتی ایڈجسٹمنٹ کے کچھ حصے کی ادائیگی برائے اگست اور ستمبر 2022ء موخر کر دی تھی۔ موخر شدہ ایندھن کی لاگتی ایڈجسٹمنٹ آٹھ ماہ مارچ 2023ء سے اکتوبر 2023ء، میں وصول کی جانی تھی، جس سے مالی سال 23ء کی آخری سہ ماہی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ (جدول 3.10)

مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں گاڑیوں کے ایندھن اور بجلی کے ہمراہ گیس کے چارجز میں بھی اضافہ کیا گیا (شکل 3.30)۔⁵² ملکی شعبے کی کھپت کے

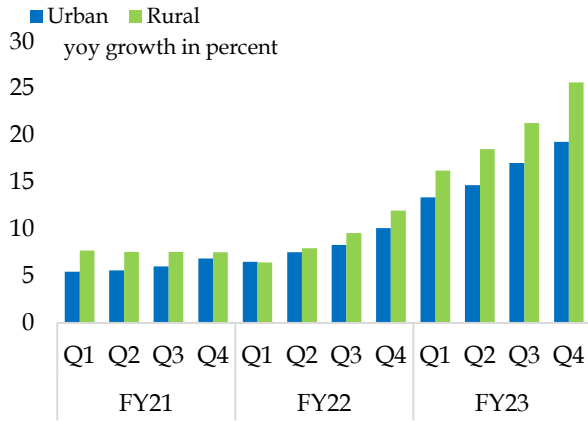
شکل 3.34 الف: غیر غذائی غیر توانائی میں سہ ماہی مہنگائی کا رجحان

- Sub-indices showing Inflation less than FY22
- Sub-indices showing Inflation more than FY22



Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations

شکل 3.34 ب: مالی سال 23ء میں غیر غذائی غیر توانائی (این ایف این ای) مہنگائی کا پھیلاؤ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁵² ذرائع: اوگرا کا اعلامیہ بتاریخ 15 فروری 2023ء جو یکم جنوری 2023ء سے نافذ العمل تھا۔

⁵³ اس معلومات کا تعلق صرف سٹے اور پرانے اعلیٰوں میں تقابلی سلیب کے لیے کیا جاتا ہے۔ ماخذ: اوگرا

⁵⁴ مطلق زمروں میں کرنشل ٹیرف فی ایم ایم پی ٹی یو 1283 روپے سے بڑھ کر 1650 روپے اور برآمدی ٹیرف فی ایم ایم پی ٹی یو 852 روپے سے بڑھ کر 1100 روپے تک پہنچ گیا۔ ماخذ: اوگرا

⁵⁵ یہ مالی سال 16ء کے بعد سے قوزی مہنگائی کی درج شدہ بلند ترین سطح ہے، جب پاکستان دفتر شماریات نے پہلی بار شہری اور دیہی علاقوں کے لیے مہنگائی کے جداگانہ اشاریے متعارف کرائے تھے۔

جدول 3.10: اگست- ستمبر کے بلوں میں اہدہ صحن کی موخر لاگتی ایڈجسٹمنٹ کی وصولی ایکس ڈیلیوڈ سکوز

روپے فی گلوڈ آؤٹ

مہل	اکتوبر 23ء	ستمبر 23ء	اگست 23ء	جولائی 23ء	جون 23ء	مئی 23ء	اپریل 23ء	مارچ 23ء	
10.34	1.00	1.00	1.00	0.89	0.95	1.50	2.00	2.00	تحفظ یافتہ (200 پونٹ یا اس سے کم)
14.24	1.50	1.75	1.50	0.79	0.95	2.25	2.75	2.75	غیر تحفظ یافتہ (200 پونٹ یا اس سے کم)
14.24	1.50	1.75	1.50	0.79	0.95	2.25	2.75	2.75	غیر تحفظ یافتہ (201 سے 300 پونٹ)
9.90	1.00	1.50	0.90	0.50	0.50	0.50	2.00	3.00	نئی زرعی

ماخذ: پبلسھل ایگریکلچرل پاور ریگولیشنز اتھارٹی

توزی مہنگائی بلند رہی۔⁵⁶ جیسا کہ شکل 3.34 ب میں دکھایا گیا ہے، توزی مہنگائی میں اضافہ خاصہ وسیع البینا تھا۔

غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں سب سے بڑا حصہ کرایہ مکان، ذاتی دیکھ بھال کی اشیا،⁵⁷ کپڑے دھونے کے صابن / ڈٹرجنٹ، سوتی کپڑے، ٹرانسپورٹ خدمات، تعلیم، شادی ہال کے چارجز، ذاتی اشیا⁵⁸ اور ٹیکسٹ بکس شامل ہیں (شکل 3.35)۔

مالی سال 23ء میں ملکی طلب میں نمایاں کمی کے باوجود توزی مہنگائی میں مسلسل اضافہ ہوا۔ گذشتہ سال سے متعارف کردہ انتظام طلب کے اقدامات بشمول ستمبر 2021ء کے بعد سے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 1500 بی پی ایس کا اضافہ، سیلاب کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں کو پینچنے والے نقصانات اور گھرانوں کی حقیقی آمدنی میں سکر اوئے نے مالی سال 23ء کے دوران ملکی طلب کافی حد تک سست کر دی۔

مالی سال 23ء کے دوران گھرانوں کے حقیقی حتمی صرف کے اخراجات میں اضافے کا تخمینہ گذشتہ سال کے 6.8 فیصد سے بڑی حد تک کم ہو کر 1.7 فیصد رہ گیا ہے (شکل 3.36)۔ اسی طرح، سال کے دوران ملکی فروخت کے اعتبار سے بلند تعدد کے مختلف طلبی اظہاریوں میں کمی آئی (شکل 3.37)۔

ملکی طلب میں واضح کمی سے قطع نظر، توزی مہنگائی میں اضافہ بڑی حد تک شرح مبادلہ میں کمی کے اثرات اور، توانائی اور خوراک کی قیمتوں کے ثانوی دور کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے، جو عمومی قیمتوں اور اجرتوں تک سرایت کر گئے (شکل 3.38 الف)۔ خوراک اور توانائی کی بلند مہنگائی نے مزدوروں کی حقیقی آمدنی کو کم کر دیا، جس کی وجہ سے سال کے دوران اجرتوں کی مہنگائی میں اضافہ ہوا۔⁵⁹ مالی سال 23ء کے دوران پست اجرتوں میں 21.2 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ پانچ سال کے دوران 7.6 فیصد کے اوسط اضافے سے نکلنا ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے بھی کم از کم اجرت میں اضافہ کیا تھا، جس نے مالی سال 23ء میں اجرتوں کی مہنگائی میں جزو اُحصہ ڈالا تھا۔⁶⁰

اس کے ہمراہ غیر لازمی درآمدی اشیا کی رسد میں کمی کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی نے درآمدی خام مال کی لاگت اور اشیا سازی کے لیے نیم تیار اشیا کی قیمت میں اضافہ کر دیا، جس کے سبب قیمتوں کا دباؤ بڑھ گیا (شکل 3.38 ب)، دوسری جانب اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور درآمدی طلب گھٹنے کے اثرات زائل ہو گئے (باب 6 - بیرونی)۔ مزید برآں، فروری 2023ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ 2023ء کے ذریعے متعارف کردہ رقوم مجتمع کرنے کے

⁵⁶ شہری مہنگائی کی نسبت دیہی مہنگائی بنیادی طور پر دونوں باسکٹس میں گھرانوں کے اخراجات کے مختلف رجحانات کی وجہ سے بڑھی تھی۔ مثلاً، دیہی گھرانے شہریوں کی نسبت ٹرانسپورٹ خدمات پر زیادہ اور گھر کے کرایوں پر کم خرچ کرتے ہیں۔ ٹرانسپورٹ خدمات کی مہنگائی ریکارڈ سطح پر ہونے کی وجہ سے اس نے شہری علاقوں کی نسبت دیہی علاقوں کو زیادہ متاثر کیا ہے۔ اس کے علاوہ شہری مراکز سے دیہی علاقوں تک سالانہ کی تربیلی لاگت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یہ امر دیہی اور شہری علاقوں میں اسی طرح کی اشیا کے لیے نسبتاً بلند مہنگائی کی وضاحت کرتا ہے۔ مثال کے طور پر: سوتی کپڑا، ادویات اور، جیکسٹ بکس، وغیرہ۔

⁵⁷ ذاتی دیکھ بھال کی اشیا میں یہ شامل ہیں: صابن، ٹوتھ پیسٹ / برش، بالوں کی رنگت، بالوں کو پھانسنے والی کریم، شیوینگ کریم اور بلنڈ، ڈسپوزیبل ریزر، شیپو، لپ اسٹک، نیل پالش، پرفیوم، فیس کریم، ٹیکم پاؤڈر، بالوں کا تیل، نشو پیچہ (پریویم) اور ڈا ہیروز۔

⁵⁸ ذاتی اثرات میں یہ شامل ہیں: سونا 24 قیراط، چاندی 24 قیراط، دیوار کی گھڑی، مصنوعی زورات، سوٹ کیس اور ٹرک، خواتین کا بنوا۔

⁵⁹ پست اجرتوں میں سلائی، گھریلو ملازم، صفائی اور لانڈرنگ، تعمیراتی کارکن، کچر جمع کرنے، ڈیٹیل سروسز، ڈاکٹر فیس، کینیٹل سروسز اور انفرادی کھوار کی خدمات شامل ہیں۔

⁶⁰ وفاقی حکومت نے مالی سال 22ء میں کم از کم اجرت کی شرح 17 ہزار 500 روپے سے بڑھا کر 20 ہزار روپے کر دی تھی۔ مالی سال 2023ء میں صوبوں نے کم از کم اجرت کی شرح بڑھا کر 25 ہزار روپے ماہانہ کر دی تھی۔ ماخذ:

ایف پی او آر فیڈریشن آف پاکستان (2) / page / minimum-notifications / www.efp.org.pk

شکل 3.35: 23ء میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی (شہری) میں بڑے حصہ دار

YoY growth in percent

	wt.	Contribution in CPI Inflation	Jul-22	Aug-22	Sep-22	Oct-22	Nov-22	Dec-22	Jan-23	Feb-23	Mar-23	Apr-23	May-23	Jun-23
House rent	19.3	0.9	5.6	5.6	5.6	5.3	5.3	5.3	5.4	5.4	5.4	5.3	5.3	5.3
Top Contributors in Goods														
Goods	18.2	4.9	16.5	20.5	21.9	22.9	23.1	23.9	25.2	28.7	33.2	35.7	37.1	34.6
Appliances/Articles/Products for personal care	3.0	0.8	15.8	19.6	22.1	23.8	24.3	25.7	26.7	31.8	34.3	38.7	40.1	38.4
Washing soap/detergents/match box	1.4	0.7	24.7	28.9	37.7	41.5	43.4	46.6	47.0	51.6	57.2	60.4	63.7	62.0
Cotton cloth	2.2	0.6	18.1	23.5	23.7	24.2	22.2	21.4	20.7	18.8	32.7	31.5	31.5	28.4
Personal effects n.e.c.	0.9	0.4	18.2	21.2	22.8	19.2	19.3	24.9	32.6	38.6	36.8	44.8	53.3	45.5
Text books	0.7	0.3	8.7	20.0	17.2	20.6	20.5	59.2	71.3	74.1	74.0	106.8	114.0	114.0
Motor vehicles	0.8	0.3	24.0	38.4	34.9	34.3	28.2	27.5	28.0	38.8	45.5	41.5	38.0	36.6
Top Contributors in Services														
Services	16.3	2.3	14.3	15.6	15.9	16.8	15.4	14.6	15.4	16.8	16.2	16.2	15.9	13.5
Transport services	1.7	0.5	39.7	44.6	42.4	41.3	33.4	28.4	30.0	33.1	30.6	28.8	24.1	12.5
Education	4.9	0.4	10.5	10.1	10.0	11.1	11.1	10.8	10.4	10.4	5.8	6.0	5.7	5.9
Marriage hall charges	1.8	0.4	21.7	24.2	24.3	24.5	18.8	17.0	19.9	25.5	32.3	32.9	33.4	25.3
Personal grooming services	0.8	0.2	18.2	20.6	27.5	30.8	29.5	29.1	31.7	31.1	31.0	31.9	37.5	34.7
Tailoring	1.1	0.2	12.4	17.1	17.4	17.8	17.6	17.4	18.7	23.6	24.3	21.2	19.7	19.0
Household servant	0.8	0.1	13.3	14.3	15.1	20.1	20.6	20.5	19.5	17.2	18.4	18.7	18.5	17.1
NFNE Inflation	53.7	8.2	12.0	13.8	14.4	14.9	14.6	14.7	15.4	17.1	18.6	19.5	20.0	18.5

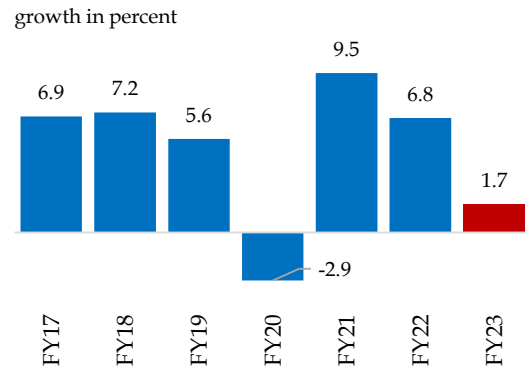
Note: 1) This heat map is extracted from one drawn for all 47 sub-indices of core inflation, which are sorted by contribution to growth in overall inflation in FY23 in the descending order. 2) Red= highest, Green= lowest

Sources: Pakistan Bureau of Statistics, and State Bank of Pakistan calculations

آخر، بڑھتی ہوئی مہنگائی کی توقعات نے مہنگائی کے بنیادی دباؤ میں اضافے کے رجحان کو تقویت دی، کیونکہ صارفین اور فرموں کی ان توقعات کو اجزوں اور قیمتوں میں ملحوظ رکھا گیا (شکل 3.38 ج)۔ تحریری مواد سے معلوم ہوتا ہے کہ صارفین اور کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات بنیادی طور پر توانائی کی مہنگائی کے رجحان سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اس کے ہمراہ، غذا اور غیر توانائی

اقدامات، بشمول جی ایس ٹی کی شرح 17 فیصد سے بڑھا کر 18 فیصد کرنا اور شادی ہالوں، مارکیٹز، ہوٹلوں، ریسٹورانوں یا اس مقصد کے لیے استعمال ہونے

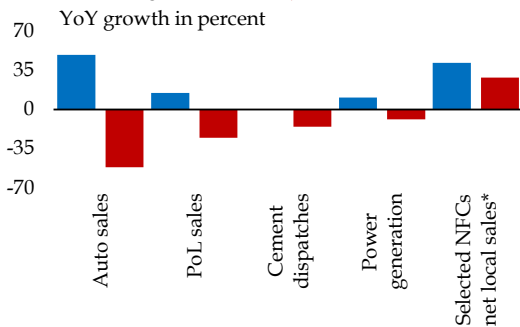
شکل 3.36: خاندان کا حتی صرف اخراجات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

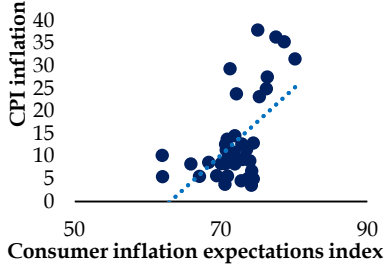
والی کسی بھی دوسری جگہ پر منعقد ہونے والی تقریبات اور اجتماعات پر 10 فیصد ایڈوانس ٹیکس شامل ہے، نے بھی ایشیا اور خدمات کی قیمتوں کو ہوا دی۔

شکل 3.37: طلبی سمت کے اظہارے میں سمت روی



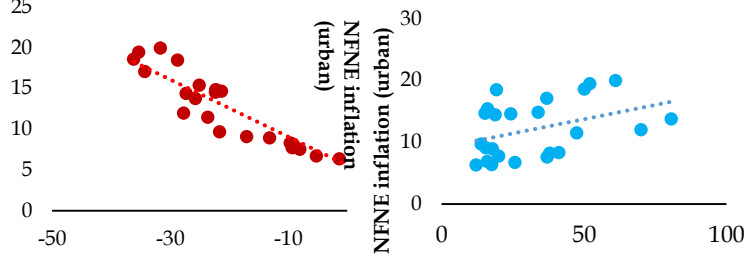
*Jul-Mar, NFC stands for Non-financial companies
Sources: SBP Quarterly Financial Statements Analysis Mar-2023, NEPRA, APCMA, OGRA, PAMA

شکل 3.38 ج: صارفی مہنگائی کی توقعات کا اثر
صارف اشاریہ قیمت (سی پی آئی) مہنگائی پر ہوا



Data used here ranges from Jul-2017 to Jun-2023, corresponding to months in which Consumer Confidence Surveys were conducted

شکل 3.38 الف: توانائی کی مہنگائی کا غیر غذائی غیر شرح تبادلہ کا غیر غذائی غیر توانائی
توانائی (این ایف این ای) کی مہنگائی کے ساتھ تعامل (این ایف این ای) کی مہنگائی کے ساتھ تعامل



Note: YoY growth for monthly data during Jul 2021-Jun 2023

Note: YoY growth for monthly data during Jul 2021-Jun 2023

Sources: Pakistan Bureau of Statistics and State Bank of Pakistan

قیمتوں کے مستقبل کا منظر نامہ، زرری پالیسی کے فیصلے اور شرح مبادلہ کا اتار چڑھاؤ صارفین کی مہنگائی کی توقعات پر اثر انداز ہونے والے دیگر عوامل ہیں۔

قیمتوں، روزگار کی سطح اور شرح سود کی موجودہ اور متوقع سمت بھی صارفین کی مہنگائی کی توقعات پر اثر انداز ہوتی ہے۔⁶¹ اجناس کی عالمی

⁶¹ ایچ عباس، ایس بیگ، اور ایم اے چوہدری (2015)۔ "ترقی پذیر ملک میں مہنگائی کی توقعات اور معاشی تصورات"، جو ڈیل میں درج اس لنک پر دستیاب ہے: (ii) www.sbp.org.pk/ccs/paper.pdf آر موسنر (2022ء)۔ "یورپی خطے میں مہنگائی کی توقعات کے تعین"، انٹر آکناکس: یورپی اقتصادی پالیسی کا جائزہ، 57 (2)، 99-102۔ (iii) ایم ڈی پاترا، اور پی رے (2010ء)۔ "ہندوستان میں مہنگائی کی توقعات اور زرری پالیسی: ایک تجرباتی کھوج"، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ۔